عالمگیر بیداری کے لئے خداوند کا روح آج سب کو دعا کرنے کو بلاتا ہے

Today the Spirit of the Lord is Calling to Prayer for World Revival

روح القدس کی آمد کی نبوت سب سے پہلے یوایل نبی نے کی۔ یہ نبوت آٹھ سو برس تک مینارۂ نور بنی رہی اور پینتیکوست کے دن کسی حد تک پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس دوران اسرائیل اور کلیسیا پر بیداری کے مختلف ادوار آتے رہے لیکن دو ہزار برس سے روح القدس کا دوسری بار آمد میں ظہور ابھی ہونا باقی ہے۔

بہت سی نسلیں آئیں اور گزر گئیں، یوایل سے بھی بڑے انبیاء آئے انہوں نے نبوت کی اور گذر گئے عظیم مذہبی بیداریاں اور انقلابات آئے اور گزر گئے، بعدازاں ایذارسانیاں آئیں دہریت آئی مگر سب چلے گئے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یوایل نبی کی نبوت نا تمام رہ گئی اور بہت سوں نے ایسا مان لیا تھا۔ لیکن پینتیکوست کے واقعے کے وقت ایک رسول نے فاتحانہ انداز میں کہا کہ "یہ وہ بات ہے جو یوایل نبی کی معرفت کہی گئی ہے" (اعمال 16:2)

اس کے بعد آنے والی بیداریاں ایک عظیم بیداری کا پیش خیمہ تھیں۔ کیونکہ بیداری دراصل کسی سسکتے اور روحانی موت کا شکار ہونے والے جسم میں الٰہی صحت اور زندگی کا داخل ہونا اور تازگی بخشنا ہے کیونکہ اگر ہم حزقیاہ بادشاہ کے زمانے میں آنے والی بیداری پر غور کریں تو اس نے سب سے زیادہ ملک کو اپنی لپیٹ میں لے کر بلوری نسل کو تبدیل کردیا۔ (2۔تواریخ باب 29)

اس لئے جب خدا کے بیٹے کے قتل کے بعد لوگوں نے سوچا کہ اب تاریکی ہی دنیا پر راج کرے گی تو اچانک پینتیکوست کی بیداری نے ایسی ساری سوچ اور طرزِ فکر کو شکست فاش دی کیونکہ ہیکل تو ایک طرح سے ڈاکوؤں کی کھوہ بن چکی تھی لیکن خدا نے بیداری بھیج کر لوگوں کو خوابِ غفلت سے جگایا۔ اسی طرح کلیسیا کے تاریک دور میں اگسٹین کے راہب خانے میں ایک بڑی بیداری نے جنم لیا جس نے پورے یورپ کو اپنی لپیٹ میں لیا بلکہ پوری دنیا کی تاریخ ہی بدل ڈالی اور اس بیداری کو ہم ''اصلاح کاری Reformation'' کے نام سے جانتے ہیں۔

جان ویزلی اور وائٹ فیلڈ کے زمانہ کی بیداری سے قبل کی حالت کو یوں بیان کیا گیا ہے ''کلیسیاؤں میں روحانی پستی، معاشرتی بے راہ روی اور کفر بکنے جیسے معاملات نے ہر طرف اپنی جڑیں پھیلانا شروع کر دی تھیں۔ جارج سوم کے زمانہ میں انگلستان کے قانون تجزیہ نگار بلیک اسٹون نے اس معاشرتی حالت کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ وہ لندن کے تمام نامور اور بڑے گرجا گھروں میں گئے تو ان کو فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ وہاں کے سب راہنما مسیح یسوع کو ماننے والے ہیں یا دین کنفیوشس یا مہاتما گوتم بدھ کو۔

1860ء کی آخری اور بڑی بیداری سے قبل ان علاقوں کے لوگ دولت مند، خدا کے کلام پر شک کرنے والے اور عیش وعشرت کو پسند کرنے والے تھے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ تاریکی کی قوتیں جب کہیں زیادہ زور آور ہوئیں تو وہاں خدا نے بیداری ضرور بھیجی کیونکہ ایسے حالات بیداری کے خلاف نہیں بلکہ اس کے حق میں ہیں۔ کیونکہ خدا جب بھی جہنم کی طرف بھاگتی ہوئی دنیا کو بڑی قدرت کے ساتھ بچانے کا کام کرتا ہے تو وہ بیداری ہے۔ اس لئے حقیقی بیداری جیسی پینتیکوست کے وقت آئی اس کو ہم یوں دیکھتے ہیں کہ خدا کی حضوری نے بڑی کثرت سے انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے اور انسان کو اپنا آپ پرکھنے کا موقع ملا۔ افریقہ میں بیداری کے متعلق ایک مشنری لکھتے ہیں کہ ''جب ہم بیداری کے لئے دعا کر رہے تھے تو اچانک ہمارے مسیحیوں میں بہت سی برائیاں ظاہر ہوگئیں اور لوگ تائب ہونے گئے''

جاپان میں بڑی بیداری کے متعلق ایک پاسبان نے یوں بیان دیا کہ ''میں زندگی میں صرف دو ہی بار رویا ہوں، ایک بار جب میری والدہ کا انتقال ہوا اور دوسری بار اس میٹنگ میں۔''

مسٹر وائٹ فیلڈ اپنی دعائیہ میٹنگ کا حوالہ دیتے ہیں کہ ''اکثر لوگوں نے جب رو رو کر معافی مانگی اور آنسوؤں کے ساتھ دعا کی تو سخت ترین دلوں پر بھی چوٹ لگتی تھی۔ کچھ زمین پر پڑے ہوتے، کچھ بے چینی سے ہاتھ مل رہے ہوتے، اور کچھ اس قدر شدت سے رو رہے ہوتے جیسے جانکنی کی حالت میں ہیں۔ ایسے لگتا جیسے دنیا کے لئے آخری نرسنگا پھونکا گیا اور لوگ اپنی عدالت کے لئے جاگ گئے ہیں اور مجھے خود بھی ایسے محسوس ہوتا جیسے خدا کی محبت کے باعث میری جان ہی نکل جائے گی۔

آنے والے دور میں روح القدس کا سیلاب

قادرِ مطلق خدا نے یوایل نبی کی معرفت مسیح کے متعلق اہم نبوت کے بعد کچھ حیران کن اور جانفزا بات بتائی جو ایک مردہ نسل کی بیداری سے کہیں بڑھ کر ہے اور وہ ہے۔۔۔ آنے والے دور میں زندگی کا سیلاب ''ہر فردِ بشر پر'' (اعمال 17:2) پر نازل ہوگا یعنی تمام نسلِ انسانی مستفید ہونے والی ہے۔

"اپنی روح میں سے" ۔۔۔خدا کے روح سے صرف مسیح کے وسیلے ''انڈیلوں گا'' ۔۔۔شریعت کے تحت قطروں کی صورت میں نہیں بلکہ انجیل کے وسیلے سیلاب کی صورت میں بغیر روک بہت کثرت کے ساتھ'' (عالم دین کیلوون Calvin)۔

اس ساری صورتحال میں قادرِ مطلق خدا کا ہاتھ ہے کہ روح القدس کی عظیم تحریک اور کردار انسانی زندگی کے لئے کثرت سے ہو۔ کیونکہ اس میں انسانی عمل دخل ہرگز نہیں اور یہ عظیم الٰہی قدرت مسلسل ایک شخص میں ہو کر بہتی ہے اور بالفاظِ دیگر اُلوہیت کا انسانی زندگی میں کام کرنا اور نیچے اترنا صرف ایک معجزہ ہی نہیں بلکہ نجات اس کے سے

عام ہوگئی ہے۔جس سے ایک معجزانہ گواہی اور نبوتی ہدایت کی انوکھی تحریک کا آغاز ہوگیا ہے جس میں آپکے ''بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گے'' کیونکہ نبوت کی نعمت عام کردی گئی ہے بلکہ یہ تو عالمگیر ہوگئی ہے۔ کیونکہ یہ بنی اسرائیل یا کسی خاص نسلی گروہ کی بات نہیں بلکہ یہ بلا واسطہ تمام نسلِ انسانی کو دی گئی ہے۔ اس سارے معاملے میں انسانی کوشش کا ذرا بھی عمل دخل نہیں بلکہ خدا نے انسان کو حتمی طور پر بچنے کی راہ دکھائی ہے۔

کیونکہ خدا تمام نسلِ انسانی کو روح القدس کی ساری قدرت آخری عدالت سے پہلے دینا چاہتا ہے جیسے ساری قدیم دنیا کو طوفان نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا ویسے ہی روح القدس تمام نسلِ انسانی کو ملنے والا ہے۔

روح القدس کے وسیلے انقلابات

جس دن روح القدس کا سیلاب آئے گا وہ دن ہمارے لئے اہم ترین ہے۔اس کو سمجھنے کے لئے پطرس رسول کا بیان دیکھتے ہیں۔پطرس نے کہا''یہ وہ بات ہے۔'' یہاں 'یہ' کا لفظ ایک تصدیقی بیان ہے کہ جو کچھ اب کہا جائے گا وہ درست ہے۔۔۔۔۔ ''جویوایل نبی کی معرفت کہا گیا تھا۔ آخری دنوں میں یوں ہو گا''۔۔دنیا اور نسلی انسانی کے آخری دنوں کی بات ہے یعنی آخری عدالت سے بالکل پہلے کی بات ہے۔اب اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ پینتیکوست کے موقع پر اس نبوت کا کچھ حصہ پایہء تکمیل کو پہنچا ہے اور باقی حصہ دنیا کے آخری وقت میں پایہء تکمیل کو پہنچے گا (عالم دین لینگ Lange)۔

اس حوالہ میں رسول نے بڑے یقین سے اس نبوت کی تکمیل کے بارے میں مستقبل کی بات کی اور یہ بھی کہ جیسے ایلیاہ کے آنے کے بارے میں کچھ حصہ پایہء تکمیل کو پہنچا اور کچھ حصہ ابھی باقی ہے ویسے ہی پینتیکوست پر روح القدس کے نزول کے وقت کچھ حصہ تکمیل کو پہنچا اور باقی دنیا کے آخر میں پایہء تکمیل کو پہنچے گا اور اس کے ساتھ ہی دنیا کی آخری عدالت کے بارے میں بھی بیان موجود ہے ''میں ظاہر کروں گا''۔۔ اور بالترتیب واقعات جو 'خون' سے متعلقہ ہونگے (مکاشفہ 8 : 7) ''اور آگ''۔۔۔شاید گرنے والے شہاب ثاقب اور بجلیاں گرنے والے واقعات (مکاشفہ 8:10) اور ''دھوئیں کے بادل''۔۔ایٹمی ہتھیاروں کے مہلک بخارات کے بادل۔نبوت کے ان حصوں سے ہم پر ایک اور زبردست حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ روح القدس کا جتنا بھی تجربہ اب تک کلیسیا اور دنیا نے کیا ہے اس سے کہیں زیادہ محمودی کا تجربہ ہونا ابھی باقی ہے۔ کیونکہ یہ روح القدس نے خود ظاہر کیا ہے۔ کہ مسیحی زمانہ ''آخری زمانہ'' ہے لیکن اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اب آخری زمانے کا بھی آخری وقت چل رہا ہے اور روح القدس کی معموری کا تجربہ ہونے کا وقت بہت نزدیک آچکا ہے۔

اس زبردست نبوت میں مزید ایک جلالی حقیقت پوشیدہ ہے جس کا آغاز پینتیکوست پر ہو چکا ہے کہ جب روح کا سیلاب دوبارہ آئے گا تو اس کے فوری بعد خدا کا دن آئے گا جو دکھوں کا نہیں بلکہ معجزات کا آغاز ہوگا، جو تباہی کا نہیں بلکہ نجات کا روز ہوگا۔ روح القدس سے وابستہ ہونے کا تجربہ انفرادی طور پر لوگ آج کر رہے ہیں۔۔۔ مگر آنے والا وقت پوری نسل کو نجات دینے والا ہوگا۔ یہ ایک ایسی زبردست کوشش ہے جس سے دنیا کو نجات دی جا سکے لیکن اس کے الٹ یعنی عدالت اور پھر جہنم ہے کیونکہ سورج تاریک ہونے میں دیر لگا رہا ہے اور چاند خون ہونے میں تا کہ دنیا کو بچانے کی آخری کوشش زبردست ہو جائے۔

''ایسا ہوگا''۔۔۔ بابرکت نبوت کی صداقت کی تصدیق کہ ''جو کوئی''۔۔ یہ فضل و رحم قبول کرے گا یعنی تمام فردِ بشر۔۔۔ یعنی جو بھی روح القدس کے وسیلے چھوا جائے گا اور ''خداوند کا نام لے گا'' یعنی یسوع کا نام جس کو پطرس نے اسی نبوت میں خداوند کہا (اعمال 36:2) ''وہ نجات پائے گا'' بلاشبہ اس میں کلیسیا کے اٹھائے جانے کی دعا بھی شامل ہے جس کا حکم خداوند نے خود دیا (لوقا 36:21) جس کا ثبوت خداوند کا آسمان پر صعود فرمانا تھا۔ کیونکہ پولُس نے اس آیت کا حوالہ (رومیوں 13:10) میں دیا تا کہ ہمیں سمجھ میں آئے کہ یہ بشارتی خدمت کے لئے استعمال ہونے والا حوالہ ہے یعنی انجیل کے وسیلے نجات ملتی ہے اور پینتیکوست سے اب تک دو ہزار برس ہونے والے ہیں جس میں روح القدس کے اترنے کا آخری وقت تک کا ذکر ہے یعنی پہلی برسات سے پچھلی برسات تک کا وقت کیونکہ اس کا ثبوت پطرس کے پیغام سناتے ہی روح القدس کا اترنا اور تین ہزار افراد کو بیداری کا ملنا ان کے دلوں پر چوٹ لگنا اور پھر نجات پانے کے لئے خدا کو پکارنا تھا (اعمال 2:14-41)

خداوند کے عظیم اور جلیل دن کے آنے سے پہلے

دکھ کے دن کے آنے سے پہلے نجات سب کے لئے، سب جگہ پہنچ جائے اور اس کے لئے صرف سچے دل سے نکلنے والی ایک پکار کی ضرورت ہے۔ یہ نجات ہزار سالہ بادشاہت میں نہیں کیونکہ خدا کے دن کے آنے سے پہلے یہ ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ نجات کا کام سورج کے تاریک ہونے، چاند کے خون ہونے تک نہیں بلکہ نجات کا کام تو عدالت کی حقیقت پر جا کر ختم ہوگا۔ سورج کا تاریک ہونا یا چاند کا خون ہونا راز کی بات ہو سکتی ہے مگر نجات پانا کوئی پوشیدہ بات نہیں کیونکہ صرف ایک سچی پکار نجات کا سبب بن سکتی ہے جو ہمیں تباہی کے آنے سے پہلے، اپنے اعمال پر بھروسہ کرنے سے پہلے، گناہ سے آزاد کر کے شرمندگی اور موت اور آنے والی تباہی اور ہلاکت سے پہلے نجات دلوا سکتی ہے وہ بھی صرف ایک سچی پکار کے وسیلے۔

===×===

===×===

روح القدس کا معجزانہ طور پر دوبار نیچے آنا

خدا جس نے یسعیاہ کے وسیلے خود فرمایا،'' کیونکہ میں پیاسی زمین پر پانی انڈیلوں گا۔۔۔اور اپنی روح تیری اولاد پر نازل کروں گا'' (یسعیاہ3:44) اس نے فطرت کے وسیلے اپنے فضل کا اظہار کیا اور خاص فضل کے تحت روح القدس کے اترنے اور شدید بہاؤ کے متعلق بھی بیان کر دیا تھا۔اس کے لئے خداوند یسوع نے فرمایا: "جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کے اندر سے جیسا کہ کتابِ مقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ اس نے یہ بات روح کی بابت کہی ---"کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہوا تھا۔" (یوحنا7:38-39) اور یہی روح پینتیکوست پر اترا تھا۔ کیونکہ یوایل نبی نے لکھا ہے؛ "کیونکہ وہ تم کو پہلی برسات اعتدال سے بخشے گا وہی تمہارے لئے بارش یعنی پہلی اور پچھلی برسات بروقت بھیجے گا۔" اور خدا نے مزید کہا، "میں ہر فردِ بشر پر اپنی روح نازل کروں گا" (یوایل2:23-28)

ملکِ اسرائیل اور فلسطین میں کٹائی سے پہلے اور بعد میں دوبار بارش ہوتی ہے کیونکہ خدا نے اپنے فضل اور فطرت کے درمیان بہت خوبصورت مماثلت رکھی ہے۔'' وہ تم کو پہلی برسات اعتدال سے بخشے گا''۔۔۔اعتدال سے یعنی ضرورت کے موافق اور کیا آپ جانتے ہیں کہ یہودیوں نے پینتیکوست کے لئے ایک خاص نام رکھا ہوا ہے اور وہ ہے تھوڑا تھوڑا (ہلکی پھلکی) کیونکہ ایک زبردست، تند اور طاقتور پینتیکوست کا آنا ابھی باقی ہے۔'' وہی تمہارے لئے بارش یعنی پہلی اور پچھلی برسات بروقت بھیجے گا'' (یوایل2:23) بروقت یعنی کٹائی کے وقت۔۔۔اپریل میں، دوسری اور پچھلی برسات خزاں کے موسم میں یعنی اکتوبر میں ہوتی ہے تاکہ زمین کو نرم کیا جاسکے۔اور اس میں بیج ڈالا جاسکے پہلی بارش یعنی اپریل میں جو مکئی کی فصل پکنے میں مدد دیتی ہے اور دوسری بارش فصل کے پکنے سے ذرا پہلے ہوتی ہے۔ یہ بہترین مطابقت ہے جس میں بیج بویا جاتا اور کٹائی کے درمیانی وقفے میں پودے بڑھتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔آسمان دونوں مواقع پر خاص مداخلت ظاہر کرتا ہے یعنی بیج بونے میں مدد اور بیج کے پھلنے پھولنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ "میں تمہارے ملک پر وقت پر بارش برساؤں گا پہلی اور پچھلی برسات" (استثنا11:14)۔آپ جان گئے ہوں گے کہ دوسری برسات خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کو بھی بیان کر رہی ہے۔ "دو دن میں وہ ہم کو حیاتِ تازہ بخشے گا اور تیسرے دن اٹھا کھڑا کرے گا۔" بہت سے یہودی ربیؒ اس آیت کی یوں بھی تفسیر کرتے ہیں کہ 2ہزار برس کی روحانی موت کے بعد اسرائیل کے لئے تیسرا ہزار

سالہ دور زندگی بخش ہوگا۔ کیونکہ مزید یہ فرمایا گیا ہے کہ ''ہم اس کے حضور زندگی بسر کریں گے؛ اس کا ظہور صبح کی مانند یقینی ہے''، یعنی دن کے نکلنے کی مانند ہے یعنی ''صبح کا ستارہ'' ''وہ ہمارے پاس برسات کی مانند یعنی آخری برسات کی مانند جو زمین کو سیراب کرتی ہے آئے گا۔'' (ہوسیع 3-2:6)

خدا کے غضب کے آنے سے پہلے

یہ بات واضح ہوگئی کہ روح القدس کی آخری برسات میں اسرائیل کا بہت بڑا کردار ہوگا۔ اس کے لئے پطرس رسول نے باآواز بلند پکارا کہ "توبہ کرو اور جوع لاؤ تاکہ تمہاریگناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں" (اعمال 19:3) یسعیاہ نے بھی کہا، ''میرے لوگوں کی سرزمین میں کانٹے اور جھاڑیاں ہوں گی۔ تاوقتیکہ عالم بالا سے ہم پر روح نازل نہ ہو'' (یسعیاہ 15-13:32)، بنی اسرائیل قوم کے اپنے ملک میں بحال ہوجانے کے بعد کے بارے میں خدا نے فرمایا، ''میں پھر کبھی ان سے منہ نہ چھپاؤں گا کیونکہ میں نے اپنی روح بنی اسرائیل پر نازل کی ہے خداوند خدا فرماتا ہے'' (حزقی ایل 29:39) لیکن اس زبردست اور بہترین فائدے کو یوایل کے ذریعے پوری دنیا کے واسطے مہیا کردیا گیا ہے۔ "ہر فرد بشر پر روح نازل کروں گا" (یوایل 28:2) ''جیسے پچھلی برسات جو سیراب کرتی ہے''۔۔۔صرف بنی اسرائیل کو ہی نہیں بلکہ ''پوری زمین'' (ہوسیع 3:6) خدا کی سات روحیں بھی ''تمام روی زمین پر بھیجی گئیں'' (مکاشفہ 6:5) اب یعقوب رسول اس کا اطلاق کلیسیا پر بھی کرتا ہے کہ، "دیکھو کسان زمین کی قیمتی پیداوار کے انتظار میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا ہے۔ تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے" (یعقوب 8-7:5) گندم کی فصل کو تمام صحائف میں کلیسیا سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کیونکہ تمام بیج خداوند کی پہلی اور دوسری آمد کے درمیانی عرصہ میں بویا گیا ہے کیونکہ مسیح ہی بیج بونے والا (متی 37:13) اور کٹائی کرنے والا ہے (مکاشفہ 14:14) گندم کی فصل کو پکنے کے لئے دوسری برسات کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے یہ خداوند کے طوفان قہر کے آنے سے پہلے ''آئے'' گی (اعمال 20-17:2) یہ ہزار سالہ بادشاہت سے پہلے بلکہ بڑی مصیبت سے بھی پہلے ہوگا۔ جیسے کلوری اور کلیسیاء کی ایذارسانی کے دوران پینتیکوست ہوا تھا اسی طرح بڑی مصیبت سے پہلے ہوگا (مکاشفہ 15:14) اس دوران روح القدس کی برسات ہوگی تاکہ آسمان کے لئے فصل پک سکے۔

روح القدس کی برسات ۔۔۔ طوفان کے روز سیلاب: اب ہم ایک زبردست اور سنہرے حکم کی طرف

بڑھ رہے ہیں جس پر ہمیں دل لگا کر عمل کرنا چاہیے کہ ''پچھلی برسات کی بارش کے لئے خداوند سے دعا کرو'' (زکریاہ 1:10) جیسے جیسے وہ دن نزدیک آرہا ہے دعا کرنا شروع کریں کیونکہ مسیح کی آمدِ ثانی کے لیے ہمیں یہ دعا ضرور کرنا ہے! کیونکہ یہ دعا ثابت کرتی ہے کہ یہ جسمانی بارش کی نہیں بلکہ روحانی بارش کی بات ہے۔ پہلی روحانی برسات تقریباً دو ہزار برس پہلے ہوئی اور اب دوسری برسات کی سخت ضرورت ہے تاکہ حتمی پینتیکوست ہوسکے۔ ''خداوند سے دعا کریں جو بجلی چمکاتا ہے'' تاکہ روحانی برسات ہو جو روحانی سیلاب لے آئے'' وہ بارش بھیجے گا کیونکہ ترافیم نے بطالت کی باتیں کہی ہیں اور غیب بینوں نے بطالت دیکھی اور جھوٹے خواب بیان کئے ہیں میرا غضب چرواہوں پر بھڑکا ہے'' (زکریاہ 10:1-30)۔ آخری برسات سے پہلے ریاکاری اور بدعت عروج پر ہوگی اور اس کے کالے بادل دنیا پر چھائے ہوئے ہوں گے تو پھر دعا کی اشد ضرورت ہے اور یہ دعا ہمارے لبوں پر ہمیشہ ہو "جب ان کی زبان پیاس سے خشک ہو گی میں ننگے ٹیلوں پر نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولوں گا۔"
(یسعیاہ 41:17-18)

دعا جو بارش برسادے

دعا ناممکنات کو ممکن کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہوا اور بارش انسان کے بس میں نہیں ہیں اور یہ دونوں ہی خدا کے روح کی علامات ہیں۔ ایک نئے سرے سے پیدا کرنے کے لئے اور دوسری بیداری کی قوت ہے۔ انسان اپنی بھرپور قوت اور تمام تر صلاحیتوں کے باوجود بارش نہیں برسا سکتا لیکن'' دعا ایسا کرسکتی ہے۔ برسانے کے لئے دعا مدد کرے گی تو پھر دعا ضرور کرنا چاہیے۔ دعا کرو تاکہ وہ بارش برسائے کیونکہ اس کی نظرِ عنایت آخری برسات کے بادل کی مانند ہے'' (امثال 15:16) جیسے الپائن کے پہاڑوں پر جمی ہوئی برف جو کسی کے ایک لفظ بولنے سے بھی نیچے لڑھکنا شروع ہوجاتی ہے جو بہت بڑے طوفان کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔ اسی طرح ہماری دعا جو خدا کے لوگوں کے دلوں سے نکلے گی وہ دنیا کو آخری مگر سب سے بڑی برکت دینے والی ہے جو سفید تخت سے جاری ہوگی'' (لوقا 18:7-8)

اس ساری صورتحال میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خداوند کا روح دنیا میں بیداری کے لئے سب کو دعا کرنے کو بلا رہا ہے تاکہ عالمگیر بشارت کا کام ہو اور خداوند کی آمد جلد ہو۔ مسیحی دنیا کو جھوٹے استادوں نے گمراہ کر رکھا ہے اس لئے جتنے بھی سچے مبشر، پاسبان اور رسول دنیا میں موجود ہیں اگر وہ خاکساری کرتے ہوئے شفاعت کرنا شروع کردیں تو

ان کی پاکیزہ دعائیں دنیا کو ہلا کر رکھ دیں گی۔ کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ ہم روح القدس کی دوسری برسات کے انتہائی نزدیک ہوتے جارہے ہیں۔ دنیا کے حالات بتارہے ہیں کہ دنیا کی عدالت نزدیک ہے اس لئے خدائے پاک روح کوئی زبردست کام کرنے والا ہے۔ اس لئے جب دنیا میں دعا گو مسیحی عالمگیر بیداری، عالمگیر بشارت اور خداوند کی آمدِ ثانی کے لئے مل کر دعا کریں گے تو پھر خدا کی مرضی کے مطابق دعا کررہے ہونگے اور پھر خدا ضرور کام کرے گا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہم دنیا کو یعنی سب کو برکت دلوانا چاہ رہے ہیں جو خدا کی عین مرضی ہے کیونکہ یہ برکت عظیم سفید تخت سے نکلے گی لیکن یہ کب ہوگا؟ اس وقت ہوگا جب دم توڑتی کلیسیا جس میں نگہبانی ختم ہونے کے قریب ہوگی۔ جو اپنے ماضی کی شہرت کے باعث چل رہی ہے جس کا چراغ بجھنے کے قریب ہوگا اس کے دور میں ایسا ہوگا کہ خدائے ثالوث کا ایک اقنوم ''پوری زمین پر بھیجا جائے گا'' (مکاشفہ 6:5:1:3)

ہمارے لئے وفاداری، دعا اور آسمان پر جانے کی تصویر: ایلیاہ

ایلیاہ کی خدمت کے دوران معجزات، ہمارے لئے بے معنی اور بے وقعت نہیں بلکہ اس اخیر زمانہ میں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ہم جس طرح کی گمراہی کے دور سے گزر رہے ہیں ویسے ہی ایلیاہ بھی گزرا تھا مگر اکیلا۔ جیسے ہم جانتے ہیں ویسے ہی آتشی رتھ میں سوار ہوکر ایلیاہ اٹھا لیا گیا تھا لیکن یاد رکھیں اس نے آسمان پر جانے سے پہلے آسمانی برسات کی دعا کی تھی۔

کرمل کے پہاڑ پر ایلیاہ کی دعا کے باعث بارش ہوگئی کیونکہ خداوند نے فرمایا تھا، ''میں زمین پر بارش بھیجوں گا'' (ا۔سلاطین 1:18) اب ہمارے لئے یہ ایک زبردست چیلنج ہے کیونکہ ہمیں بھی یہ کہا گیا ہے ''میں ہر فردِ بشر پر اپنی روح نازل کروں گا'' (اعمال 17:2)

جیسے ہمیں دنیا میں دعا کرتے ہوئے ''کچھ نظر نہیں آرہا'' ویسے ہی ایلیاہ کے خادم کو بھی کچھ نظر نہیں آرہا تھا جب اس نے اسے کہا کہ ''آپ اوپر جا اور دیکھ'' تو اس نے آکر جواب دیا ''کچھ نہیں' آسمان پیتل اور زمین سیاہ بنی پڑی تھی۔ کرمل پر لمبا انتظار تھا اسی طرح رسولوں کو کم از کم نو دن دعا کرنا پڑی مگر انہیں کوئی جواب نہ ملا آخر دسویں دن انہیں جواب مل گیا کیونکہ لاکھوں لوگ روحانی موت کا شکار تھے۔ آج کروڑوں لوگ روحانی موت مر رہے ہیں اور ہمیں تو ایلیاہ کے وسیلے پہلے ہی بتا دیا گیا ہے کیونکہ خداوند خدا نے ایلیاہ کے وسیلے اخی اب بادشاہ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ''آواز سنائی دیتی ہے۔۔ شور سنائی دیتا ہے۔۔۔ موسلا دھار بارش کی آواز،'' (ا۔سلاطین 41:18)۔ اس نے طوفان کی آمد سے پہلے ہوا کی آواز کو سنا ہوگا۔ اسی طرح زمین پر بیداری آنے سے پہلے آسمان میں وہ بیداری موجود ہوتی ہے۔ اس لئے ایلیاہ نے دعا کرنے میں ہمت نہ ہاری جب تک کہ بارش نہ ہوئی۔

ایلیاہ کی خودانکاری اورعلیحدگی

اس بات کو یقینی بنالینا چاہیے کہ روح القدس نے ایلیاہ کو ہمارے لئے دعا کی بہترین تصویر بنا کر پیش کیا ہے بلکہ کرمل کے پہاڑ پر اس کے دعا کرنے کو ہمارے لئے دنیا کی موجودہ صورتحال کے طور پر پیش کیا ہے تاکہ ہم خدا کی عظیم اور بہترین برکات حاصل کر سکیں اور دنیا کو ان میں شامل کر سکیں۔ ایمان کے تمام عبرانی سورماؤں میں سے صرف ایلیاہ کو یعقوب نے چنا کہ اس کا ڈر، جلد بازی، قوتِ ایمانی اور خدا پر بھروسہ ہمیں سکھانے کے لئے ہے تاکہ ہم جانیں کہ وہ ''ہمارا ہم طبیعت انسان تھا'' (یعقوب5:17) صرف بارش کے لئے اس کی دعا کو تحریر کیا گیا ہے تاکہ کلیسیا جان سکے کہ ہم دنیا کی نجات کے لئے آخری بارش کے ہونے تک ہمت نہ ہاریں بلکہ دعا میں مشغول رہیں۔

خدا کے وعدے دعا کے لئے حوصلہ دیتے ہیں

وہ زمین پر بیٹھا گھٹنوں میں سر دبایا اور ''دعا پر دعا کی'' (یعقوب5:17) اس نے بڑی حلیمی، جوش اور شدت سے دعا کی جو مکمل خودانکاری اور پوشیدگی میں کی گئی دعا تھی۔ سات بار اس نے دعا کی مگر اپنے خادم کو اس دعا میں شامل نہیں کیا کیونکہ وہ علیحدگی میں دعا کر رہا تھا۔ لیکن کیوں؟ کیونکہ وہ بارش کے لئے دعا نہیں کر رہا تھا بلکہ بارش کے متعلق خدا کے وعدے کے پورے ہونے کی دعا کر رہا تھا۔ کیونکہ خدا ایسے افراد یا فردِ واحد کا انتظار کرتا ہے جو دعا کے وسیلے اس کے وعدے میں شریک ہو سکیں۔

اس لئے ہر ایک جو ایلیاہ کا سا دل رکھتا ہے اس کے لئے یہ حکم ہے کہ خداوند سے ہر وقت آخری برسات کے لے دعا کرو۔ (زکریاہ10:1) اپنی زمین کو نرم کرو کیونکہ خداوند کے طلبگار ہونے کا وقت ہے تاکہ خداوند آئے اور راستی کو تم پر برسائے (ہوسیع10:12) اگر بادل آنے سے انکار کرے، اور آسمان پیتل کا بن جائے تو بھی خدا کا وعدہ ساتویں بار فریاد کرنے پر سب کچھ پورا کرے گا۔

مسٹر ولیم آرتھر اس کے متعلق یہ کہتے ہیں، ''ہمیں کسی بھی بات کے لئے دعا کرتے ہوئے یقین رکھنا چاہیے اور اگر ماضی میں ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں تو پھر وہ بغیر ایمان کے کی گئی دعائیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر دعا اب تک قبول نہیں ہوئی تو پھر جان لیجئے کہ وہ قبول ہونے کے بالکل نزدیک آ چکی ہے۔ کیونکہ ہمارے خداوند کی ہر مثال یہی سکھاتی ہے کہ اگر ہم بار بار دعا کرتے اور ماضی کی دعاؤں سے حوصلہ نہیں پا رہے تو پھر ہماری دعائیں ضائع جا رہی ہیں (لُوقا11:1-8-18:1-3) اور اگر ہم حوصلہ پا رہے ہیں تو پھر ہم سنہرے جواب تک پہنچیں گے،'' پھر ایسا ہوا کہ اس نے ساتویں مرتبہ اس سے کہا کہ دیکھ سمندر سے ایک بادل اٹھ رہا ہے آدمی کے ہاتھ کے برابر اور تھوڑی ہی دیر میں وہ بڑھتا گیا'' یعنی ہمارے لئے جو مہیا کیا گیا ہے وہ لگتا تو تھوڑا ہے مگر وہ بڑھتا جائے گا۔

کیونکہ لکھا ہے کہ ”آسمان بادلوں سے سیاہ ہو گیا اور ہوا کے ساتھ بارش بھی موسلادھار ہونے لگی“ آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے خداوند یسوع نے بھی لوگوں کو ان کی ریاکاری پر جھڑکا اور کہا کہ ”جب تم مغرب سے بادل اٹھتے دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ بارش ہوگی تو بارش ہوتی ہے“ (لوقا 54:12)

جناب کرنل کونڈر لکھتے ہیں، ”چھوٹا سا بادل آدمی کے ہاتھ کے برابر تھا جو بڑھ کر طوفانی بادلوں کا روپ لے لیتا ہے جو پہاڑوں پر پھیل جاتا ہے اور طوفان انتہائی تیزی سے اُمڈ آیا، گرجیں ہوئیں اور بجلیاں کڑکیں اور موسلادھا بارش ہوئی۔“

ایلیاہ کی دعا سے آسمان سے بارش برسی (یعقوب 18:5) اس نے سات بار دعا کی تو سات گنا بارش ہوئی یعنی ایلیاہ کی دعا بادلوں کو برسنے کے لئے اکٹھا کر رہی تھی اور اس کے لئے ہفتوں مہینوں پہلے ہی سورج اور ہوا نے سمندروں، دریاؤں، جھیلوں سے ڈھیروں بخارات اکٹھے کئے ہونگے تا کہ پیاسی زمین سیراب ہو سکے۔

آج بھی دنیا پیاسی ہے اور روحانی پیاس سے مر رہی ہے اور دیر بھی ہو رہی ہے جب دعا ہوگی تو بادل پھٹ پڑیں گے تا کہ بارش برسا سکیں اس لئے آیئے! ہم بھی روح القدس کی عظیم برسات کے لئے دعا کریں۔ ہم تھوڑی سی بارش کے لئے نہیں بلکہ روح القدس کی بہت بڑی بارش جو موسلادھار بارش ہو اس کے لئے دعا کریں جو خداوند کی آمدِ ثانی کے ساتھ ہی آئے۔

شیطانی دھوکے کو جانچنا اور چیلنج قبول کرنا

روح القدس کی یہ برسات بہت سے عجائبات کے ساتھ وابستہ ہے، ”میں عجیب نشان دکھاؤں گا سورج کا تاریک ہونا، چاند کا خون ہونا، زبانیں اور نبوتیں نجات کے لئے جو خداوند کا نام لے گا وہ نجات پائے گا، تاریخ اٹھا کر دیکھیں خدا کی طرف سے بیداری کی بہت سی تحریکیں آئیں لیکن شیطان بھی ان کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ہمیں بہت ہوشیار ہونا پڑے گا۔ اور چیلنج کو قبول کرتے ہوئے شیطان کی دغابازی کا پردہ فاش کرنا ہوگا۔ یوایل کی نبوت کے پایہءِ تکمیل کے لئے ہمیں دعا کی بے حد ضرورت ہے جس میں (ا۔کرنتھیوں 12-8:12) کی نو نعمتوں کا ظہور بھی ہوگا۔ جب دنیا آخری تاریکی میں گھری ہوگی تو پھر ہمیں آخری دعا پر زور دینے کی بے پناہ ضرورت ہے یعنی شدید جانفشانی سے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے پہلی برسات کا کسی نبی کو علم نہیں تھا ویسے ہی ہم صرف دعا کریں تا کہ پچھلی برسات ہو کیونکہ وقتوں، میعادوں کا جاننا ہمارے کام نہیں اور اس کے لئے مسیح کا روح ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم دعا کریں (ا۔پطرس 11:1)

پہلی برسات پینتیکوست کے دن پورے ہونے پر ہوئی،“ یہ انتہائی اہم نکتہ ہے کہ فسح کے برے کی قربانی 14 نِسان کو ہوتی ہے پھر تین دن تین راتیں خاص سبت کے بعد (احبار 11-10:23) جب پہلے پولے نذر گزرانے گئے تب مسیح خداوند جی اٹھا تھا پھر خاص وقت ”پچاس دن“ کے وقفے کے بعد پینتیکوست یعنی پچاس دن کے بعد پہلے

پھلوں کے دو ٹوکرے (احبار 17:23) پیش کیے جاتے تھے اور پھر بقیہ فصل کی کٹائی کچھ دن یا کچھ ہفتوں بعد ہوتی تھی۔ پہلی برسات پہلے پھل نذر کرنے کے وقت ہوئی: تو پھر دوسری بار کلیسیا کے اٹھائے جانے کے قریب قریب برسات ہوگی۔ اس کے لئے آپ کو دعا کرنا ہوگی۔ کیا آپ دعا کرنا شروع کریں گے؟ خدا آپ سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ہم دعا کے ذریعہ بیداری لا سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہمارا خدا کے سامنے بیداری معرض وجود میں نہ آنے کے بارے میں کیا عذر ہوگا؟

مسٹر ڈبلیو۔ جی۔ بینڈٹ اپنی تحریر میں لکھتے ہیں مجھے ایسے لگتا ہے کہ خدا کے انسان کو بچانے کے الٰہی منصوبے میں شفاعت کرنے کی خدمت بھی شامل ہے۔ اور میں مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ روحانی لوگ خدا کے جواب کا انتظار اور پورے طور پر شفاعت کرنے پر انحصار کرتے رہیں۔

جب ہمارے خداوند نے کلیسیا کی فصل پر نگاہ دوڑائی تو اسے مزدوروں کی کمی محسوس ہوئی جسے اس نے دعا مانگنے کے وسیلہ سے پوری کرنے کو کہا (لوقا 2:10) مسیح یسوع کی معلوبیت سے قبل آخری فتح کے موقعہ پر اسکے شاگرد اس سوچ اور خیال کے ساتھ اسکے چوگرد جمع تھے کہ اس کی کلیسیا کے مستقبل کا انحصار دعا اور پاک روح کے نزول پر ہے۔

جہاں شفاعت کنندگان نہیں وہاں سزا نازل ہوتی ہے

Where There Are No Intercessors Judgement Is Poured Forth

آج کلیسیا جس روحانی زوال کا شکار ہے اس کا سبب ان کی بدکرداری ہے جو خداوند کے نام سے کہلاتے ہیں "جو خداوند کا نام لیتا ہے وہ ناراستی سے باز رہے" (۲۔ تمتھیس 19:2) اسی وجہ سے بہت سی دعاؤں کا جواب نہیں مل رہا حالانکہ "خداوند کا ہاتھ چھوٹا نہیں ہو گیا کہ بچا نہ سکے اور اس کا کان بھاری نہیں کہ سن نہ سکے بلکہ تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جدائی کردی ہے اور تمہارے گناہوں نے اسے تم سے روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا" (یسعیاہ 59:1-2)

کلیسیا نے پاکیزہ خاکساری سے کنارہ کشی کر لی اور زندگی کی شیخی میں مبتلا ہوگئی ہے لیکن خدا نے تو "اے انسان اس نے تجھ پر نیکی ظاہر کردی ہے خداوند تجھ سے اس کے سوا کیا چاہتا ہے کہ تو انصاف کرے اور رحم دلی کو عزیز رکھے اور اپنے خدا کے حضور فروتنی سے چلے؟" (میکاہ 8:6) خداوند ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ ہم پاک زندگی بسر کریں "سب کے ساتھ میل ملاپ

رکھنے اور اس پاکیزگی کے طالب رہو جس کے بغیر کوئی خدا کو نہ دیکھے گا (عبرانیوں 12:14) یعنی گناہ سے پاک زندگی بسر کریں کیونکہ "اے عزیزو! چونکہ ہم سے ایسے وعدے کئے گئے آؤ ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک کریں اور خدا کے خوف کے ساتھ پاکیزگی کو کمال تک پہنچائیں" (2۔کرنتھیوں 7:1)

دانی ایل کی پاکیزہ زندگی اور پاک دل خداوند کے حضور اسے کامیاب شفاعت کنندہ بنانے کا سبب تھا "اس واسطے خداوند فرماتا ہے کہ ان میں سے نکل کر الگ رہو اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ تو میں تم کو قبول کر لوں گا اور تمہارا باپ ہوں گا اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہو گے۔ یہ خداوند قادرِ مطلق کا قول ہے" (2۔کرنتھیوں 6:17-18)

"تم دنیا کے نور ہو"

کلیسیا کو تشکیل دیتے ہوئے مسیح نے اسے دنیا کے لئے نور مقرر کیا ہے کیونکہ دنیا اپنی بربادی اور ہلاکت کے لئے زبردست تیاریاں کر رہی ہے اور کلیسیا بھی تاریخ کے بدترین مسائل کا سامنا کر رہی ہے لیکن خدا نے ہمیشہ سے یہ چاہا ہے کہ کلیسیا الٰہی قوت سے معمور رہے اس کے لئے وہ شفاعت کنندگان سے چاہتا ہے کہ وہ رخنے میں کھڑے ہوں اور گناہ میں ہلاک ہونے والی دنیا کا بوجھ اٹھاتے ہوئے کہیں، "کاش کہ تو آسمان کو پھاڑے اور اتر آئے کہ تیرے حضور میں پہاڑ ارزش کھائیں۔ جس طرح آگ سوکھی ڈالیوں کو جلاتی ہے اور پانی آگ سے جوش مارتا ہے تاکہ تیرا نام تیرے مخالفوں میں مشہور ہو اور قومیں تیرے حضور میں لرزاں ہوں!" (یسعیاہ 64:1-2)

جو لوگ اس مشکل وقت میں دنیا کی خدمت کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ حالات کے لئے دعا کرنا شروع کریں کیونکہ شفاعتی دعا کرنا خدا کے ساتھ مل کر حکومت کرنے کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ زیادہ دعا کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ کم دعا کرنا گناہ ہے جس سے توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب ہم دعا کرتے ہیں تو قادرِ مطلق خدا کے ساتھ ہم اس کی قدرت میں شامل ہو کر خدمت کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

صیون کی فصیل پر نگہبان

خداوند فرماتا ہے کہ "صیون کی خاطر میں چپ نہ رہوں گا اور یروشلیم کی خاطر میں دم نہ لوں گا جب تک کہ اس کی صداقت نور کی مانند نہ چمکے اور اس کی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہ ہو۔ اے یروشلیم میں نے تیری دیواروں پر نگہبان مقرر کیے ہیں وہ دن رات کبھی خاموش نہ ہوں گے۔ اے خداوند کا ذکر کرنے والو خاموش نہ ہو اور جب تک وہ یروشلیم کو قائم کر کے رویِ زمین پر محمور نہ بنائے اسے آرام نہ لینے دو" (یسعیاہ 62:1,6,7)

آزمائش فتح میں بدل گئی

جیسے ملکہ آستر اور مردکی نے ہلاکت سے بچنے کے لئے دعا کی اور روزہ رکھا ویسے ہی ہمیں بھی آج ضرور کرنا چاہیے ''جب مردکی کو وہ سب جو کیا گیا تھا معلوم ہوا تو مردکی نے اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ پہنے اور سر پر راکھ ڈال کر شہر کے بیچ میں چلا گیا اور بلند اور پردرد آواز سے چلانے لگا (آستر 1:4)'' تب آستر ملکہ نے کہا کہ "جا اور سوسن میں جتنے یہودی موجود ہیں ان کو اکٹھا کر اور تم میرے لئے روزہ رکھو اور تین روز تک دن اور رات نہ کچھ کھاؤ نہ پیئو۔ میں بھی ور میری سہیلیاں بھی اس طرح سے روزہ رکھیں گی اور ایسے ہی میں بادشاہ کے حضور جاؤں گی جو آئین کے خلاف ہے اور اگر میں ہلاک ہوئی تو ہلاک ہوئی۔" (آستر 16:4) اس طرح ملکہ آستر اور اسکے لوگوں کے روزہ رکھنے اور دعا کرنے کی وجہ سے پوری یہودی قوم ہلاک ہونے سے بچ گئی۔

اور زمانوں کے شفاعت کنندگان

وفادار بقیہ نے جب بھی شفاعتی دعا کی تو خدا کے روح نے ہمیشہ مدد کی ہے اس لئے خدا بھی ہمیشہ وفادار بقیہ رکھ چھوڑتا ہے، خداوند موسیٰ پر ''جلتی ہوئی جھاڑی میں شعلہ'' میں ظاہر ہوا اور اس سے کہا "دیکھ بنی اسرائیل کی فریاد مجھ تک پہنچی ہے" (خروج 9:3)

داؤد بھی اپنے لوگوں کیلئے مسلسل شفاعت کرتے ہوئے کہتا ہے، "اے خدا! تو میرا خدا ہے۔ میں دل سے تیرا طالب ہوں گا۔ خشک اور پیاسی زمین میں جہاں پانی نہیں میری جان تیری پیاسی اور میرا جسم تیرا مشتاق ہے اس طرح میں نے مقدس میں تجھ پر نگاہ کی" (زبور 63:1-2) اور قوم کے حالات پر نگاہ کر کے وہ کہتا ہے ''میرا دل بھر آتا ہے'' (زبور 4:42) دیکھئے کیسے زبردست انداز میں وہ خدا کے حضور شکرگزاری، حمد و ستائش اور درخواستیں پیش کرتا ہے۔

دانی ایل کی کتاب کا یہ حوالہ بتاتا ہے کہ اس نے کس عمدہ انداز میں اپنے لوگوں کی شفاعت کی جب وہ بابل کی اسیری میں تھے ''میں نے خداوند خدا کی طرف رخ کیا اور میں منت اور مناجات کر کے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ پر بیٹھ کر اس کا طالب ہوا۔۔۔۔ اور کہا کہ اے خداوند۔۔۔۔ ہم نے گناہ کیا، ہم برگشتہ ہوئے، ہم نے شرارت کی، ہم نے بغاوت کی بلکہ ہم نے تیرے احکام و آئین کو ترک کیا ہے۔'' (دانی ایل 9:3-5)

جب نحمیاہ کو یروشلیم کے رہنے والے بقیہ کی خستہ حالی کا علم ہوا تو اس نے کہا، "میں بیٹھ کر رونے لگا اور کئی دنوں تک ماتم کرتا رہا اور روزہ رکھا اور آسمان کے خدا کے حضور دعا کی" (نحمیاہ 4:1) جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ارتخششتا یعنی فارس کے بادشاہ نے نحمیاہ کو تمام ساز و سامان اور لوگ دے کر بھیجا کہ جا کر یروشلیم کو

دوبارہ سے تعمیر کرے۔ جب یوسیاہ بادشاہ نے ''شریعت کی باتیں سنیں تو ۔۔۔اپنے کپڑے چاک کر ڈالے'' اور اپنے لوگوں کے لئے بڑے زور سے چلایا اور پھر ایک پر جلال اصلاح کاری شروع ہوئی۔

یہوداہ کے لوگوں نے بتوں سے چھٹکارا حاصل کیا اور ایسی عید فسح منائی گئی جیسی پہلے کبھی نہیں منائی گئی تھی تو خدا نے سزا کو ٹال دیا اور کہا۔ ''چونکہ تیرا دل موم ہو گیا اور تو نے خدا کے حضور عاجزی کی ۔۔اس لئے میں نے بھی تیری سن لی'' (2۔تواریخ 27:34)

اصلاح کاری صرف مارٹن لُوتھر کی وجہ سے نہیں آئی تھی بلکہ خطرناک جیلوں میں، ہالینڈ کی نہروں میں، انگلستان کے ہرے کھیتوں میں اور جھونپڑیوں میں اور یورپ کے تمام محلوں میں کئی ایسے تھے جو راز داری سے اپنی بائبل پڑھتے اور چلاتے تھے کہ ''اے خداوند کب تک، کب تک؟'' آخر کار جواب آیا جس نے ویٹیکن کے ایوانوں کی بنیادوں تک کو ہلا ڈالا۔ کلیسیا کی تاریخ گواہ ہے کہ بیداری سے پہلے مشکلات اور تکالیف آئی ہیں۔ جیسے لعزر کی قبر پر بھی روح میں تکلیف محسوس کی گئی ''یسوع دل میں نہایت رنجیدہ ہوا اور گھبرا کر کہا تم نے اسے کہاں رکھا ہے؟ انہوں نے کہا اے خداوند! چل کر دیکھ لے یسوع پھر اپنے دل میں نہایت رنجیدہ ہر کر قبر پر آیا۔۔۔ پھر یسوع نے آنکھیں اٹھا کر کہا اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے'' (یوحنا 41,38,34,33:11)

''اسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیونکہ جس طور سے ہم کو دعا کرنا چاہیے ہم نہیں جانتے مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اور دلوں کا پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا رہتا ہے'' (رومیوں 27-26:8)

یسوع پوری پوری رات بھی شفاعتی دعا کرتا رہتا تھا۔ وہ یروشلیم کیلئے رو پڑا تھا اور گتسمنی میں آزمائش پر غالب آیا تھا۔ وہ ہمارا ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو ''ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد ہے'' (عبرانیوں 15:4) اور ہماری شفاعت کرنے کیلئے ہر وقت خدا کے دہنے ہاتھ ہے ''کیونکہ وہ شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے'' (عبرانیوں 25:7)

ابرہام نے کیا کیا اس نے سدوم کے حرامکار شہر کے لئے بھی خدا سے درخواست کی کہ اگر صرف دس راستباز افراد اس میں مل جائیں تو پھر سزا نازل نہیں ہوگی۔ موسیٰ مسلسل بنی اسرائیل کے لئے شفاعت کرتا رہا اور وہ ہمارے عظیم شفاعت کنندہ خداوند یسوع مسیح کی عمدہ مثال ہے جب اسرائیل نے سونے کا بچھڑا بنوا کر اس کی پرستش کی تو موسیٰ نے خدا سے ان کے لیے معافی کی درخواست کی کہ ''میرا نام اس کتاب میں سے جو تونے لکھی ہے مٹا دے'' (خروج 32:32) ''اس سے زیادہ محبت

کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے"(یوحنا13:15)
تاریخ وقت کی عظیم بیداری دیکھنے والی ہے لیکن اس کے آنے سے پہلے کچھ لوگوں کو اس کی شدید ضرورت کو محسوس کرنا ہوگا۔ کیونکہ ''صیون کو درد لگے ہی تھے کہ اسکی اولاد پیدا ہوگئی'' (یسعیاہ 8:66) خدا کی بادشاہی میں روحانی اولاد کی پیدائش سے پہلے روح میں درد محسوس کرنا ہوگا اور افراد کو مسیح کے لئے جیتنے سے پہلے لوگوں کو ان کا بوجھ دل میں محسوس کرنا ہوگا۔

خداوند نے حزقی ایل سے کہا،''شہر کے درمیان سے ہاں یروشلیم کے بیچ سے گزر اور ان لوگوں کی پیشانی پر جوان سب نفرتی کاموں کے سبب سے جو اس کے درمیان کیے جاتے ہیں آہیں مارتے اور روتے ہیں نشان کردے'' (حزقی ایل 4:9)

کیونکہ جب تباہی نازل ہوئی تو ان کو کچھ ضرر نہ پہنچایا جن کے ماتھے پر خدا کی مہر کردی گئی تھی۔ یعنی وہ شفاعت کنندگان تھے جن کے دل پر گناہ گار قوم کا بوجھ تھا۔

میرے عزیزو! خدا اب بھی ایسے لوگوں کو بلا رہا ہے جو دنیا پر آنے والی سزا سے بچانے کیلئے اپنی قوم کیلئے رخنے میں کھڑے ہوں! وہ شفاعت کرنے والوں کو بلا رہا ہے کہ وہ الگ ہو کر ''کسی ناپاک چیز کو نہ چھوئیں'' بلائے گئے بہت سوں میں کچھ لاپرواہی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کیونکہ بلائے ہوئے بہت ہیں مگر برگزیدہ تھوڑے ہیں'' (متی 14:22) پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ تم ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابنِ آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو" (لوقا 36:21) اس بات سے علم ہوتا ہے کہ لاپرواہی کی زندگی سے کسی روح کو جیتا نہیں جاسکتا۔ پَولُس یہ لکھتا ہے،"میرا یہ گمان نہیں کہ پکڑ چکا ہوں بلکہ صرف یہ کرتا ہوں کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں ان کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہوا نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ اس انعام کو حاصل کروں جس کیلئے خدا نے مجھے مسیح یسوع میں اُوپر بلایا" (فلپیوں 13:3-14) اب ہمارا فرضِ کلی یہ ہے کہ پورے دل سے خداوند کے طالب ہوں ''تاوقتیکہ عالم بالا سے ہم پر روح نازل نہ ہو اور بیابان شاداب میدان نہ بنے اور شاداب میدان جنگل نہ گنا جائے'' (یسعیاہ 15:32)۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے ''میں تمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہوں۔ سلامتی کے خیالات۔۔ تاکہ تم کو نیک انجام کی امید بخشوں، تب تم میرا نام لوگے اور مجھ سے دعا کروگے اور میں تمہاری سنوں گا۔۔'' (یرمیاہ 11:29-13)

> دعا ناممکنات کو ممکن کردینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہوا اور بارش انسان کے بس میں نہیں ہیں اور یہ دونوں ہی خدا کے روح کی علامات ہیں۔ ایک نئے سرے سے پیدا کرنے کے لئے اور دوسری بیداری کی قوت ہے

دعا میں خدا کے کلام کو استعمال کرنا

Using The Word Of God In Prayer

برسوں پہلے مجھ پر یہ بات واضح ہوئی کہ دعا کو موثر بنانے کے لئے صحائف سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اسلئے مجھے ایسی دعائیہ میٹنگ پسند ہے جس میں شیطان کو چیلنج کرنے اور خدا کے منصوبے کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے کچھ نیا کام کیا جائے کیونکہ اس طرح میں ''اس چیز کو پکڑنے کے لئے دوڑا ہوا جاتا ہوں جس کے لیے مسیح نے مجھے پکڑا تھا (فلپیوں 12:3) جب آپ بائبل مقدس کو خدا کی مرضی کے مطابق پڑھنے لگتے ہیں تو کسی لفظ جملے، بات یا کسی بھی چیز کے وسیلے کلام کرے گا تو آپ کو اس پر غور وفکر کرنا ہے تاکہ آپ اس پر عمل کریں کیونکہ خدا آپ کے متعلق ہر طریقے اور پہلو سے کچھ نہ کچھ خاص دعویٰ کرتا ہے جب آپ اپنا مثبت انفرادی ردعمل ظاہر کرنا شروع کریں گے تو پھر خدا اپنے دعوے کی تمام وسعتوں کو آپ کے وسیلے پایہء تکمیل تک پُہنچانا شروع کردے گا۔

خدا کی تلوار مضبوطی سے تھام لیجئے

پاک کلام کو تھام لیجئے کیونکہ یہ خدا کی تلوار ہے جو آپ کو دی گئی ہے۔ اسے ڈھیلے ہاتھوں سے مت پکڑیں کیونکہ یہ تلوار ہے ایسا نہ ہو کہ شیطان اسے آپ کے ہاتھ سے چھین لے جائے اور اسی ہتھیار سے آپ کو شکست دے ڈالے حالانکہ یہ آپ کا کام ہے کہ اس تلوار کو استعمال کرتے ہوئے آپ شیطان کو شکست دیں اور خدا کے منصوبے کو پایہء تکمیل تک پہنچائیں۔ آپ کی زندگی میں ہر ایماندار کی طرح مشکلات آئیں گی اور جب آپ صحیح دعا نہ کر پائیں تو پریشان نہ ہوں بلکہ صرف ایک لفظ، جملے یا آیت کو تھام لیں، اس کو خدا کے حضور لے آیئے اور اس پر ایسے مضبوطی سے قائم ہو جایئے کہ تمام جہنم بھی اس کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکے۔ اس کو ہی روحانی جنگ کہا جاتا ہے اور ایسے ہی روحانی تلوار استعمال کی جاتی ہے۔ خوشخبری یہ ہے کہ اس کو کوئی بھی ایماندار استعمال کر سکتا ہے۔ مجھے ایک خاتون کا واقعہ یاد آرہا ہے جو امریکہ میں مشنری بن کر گئی جس گھر میں وہ ٹھہری میں بھی وہیں تھا۔ وہیں ان کی ایک اور دوست تھی جو صحائف کی صحت و صداقت اور اختیار کی مُنکر تھی۔ ایک روز ان دونوں کی آپس میں شدید تکرار ہوئی اور بعدازاں یہ خاتون رو رہی تھی اور واقعی پریشان تھی کہ کیا یہ درحقیقت خدا کا کلام ہے؟ کیا یہ الہامی ہے؟ مجھے کیسے یقین ہو؟ تب میں نے اُس خاتون سے کہا کہ ''بائبل پکڑیں، اسے بلند کریں اور کہیں کہ میں اقرار کرتی ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے، یہ واقعی خدا کا کلام ہے کیونکہ خدا نے پاک لوگوں کو روح کے وسیلے تحریک دی کہ اس کی مرضی کے مطابق اس کو تحریر کریں۔ اور میں باپ بیٹے اور رُوح القُدس پر ایمان رکھتی ہوں اور جو اس کے مخالف ہے میں اس کو رد کرتی ہوں کیونکہ وہ جھوٹ ہے۔'' اس طرح گواہی دیجیے تاکہ آپ

آزاد ہوں اور کچھ ہی دیر میں وہ خاتون بحال ہوگئی مگر ہم دونوں یہ واقعہ کبھی نہیں بھول سکتے۔ حالانکہ یہ بچکانا سی بات لگتی ہے مگر یہ بھی یاد رکھیے کہ شیطان نہیں چاہتا کہ آپ خدا کے کلام پر بھروسہ کریں۔ لیکن اس بات میں ایسی خوبی موجود ہے کہ وہ خاتون جو پہلے مخالف سوچ رہی تھی کلام کے بارے میں اتنی سی باتوں کو استعمال کر کے وہ بہت پر جوش مسیحی بن گئی۔ اب ہم واپس اپنے نقطے یعنی دعا میں صحائف کے استعمال پر آتے ہیں کیونکہ یہ پیغام اسی لئے لکھا گیا ہے کہ آپ دعا کرنے میں مستعد ہو جائیں سب کاموں کو ایک طرف رکھ کے چاہے وہ صبح یا شام کا کھانا ہی کیوں نہ ہو پہلے دعا کیجئے کیونکہ یہ حقیقی کام ہے۔ آپ دعا کرنا شروع کریں چاہے الفاظ ادا کریں یا آہیں بھر کر دعا کریں یا ہاتھ اٹھا کر دعا کریں یا بائبل پڑھتے ہوئے دعا کریں یا جو کچھ سمجھ میں آرہا ہے خدا کے کلام میں سے اس کو کہیں لکھتے ہوئے دعا کریں یا خدا کے وعدوں کو لکھتے ہوئے ہر وعدے کے ساتھ اپنا دستخط کرتے ہوئے آمین لکھتے ہوئے دعا کریں لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ آپ کی دعا دل سے نکلے اور واقعی آمین ہو۔ خدا کے وعدے کیا ہی اعلیٰ و برتر ہیں! کیسی عظیم اور زبردست لائبریری ہے خدا کے وعدوں کی! کیسا زبردست خزانہ ہمارے پاس ہے! کیسی اعلیٰ زندگی ہے!"جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح بھی ہے اورزندگی بھی ہیں"(یوحنا6:63)

عزیزو! کلام کی باتیں کتنی عمدہ اور بہترین ہیں وہی ہمارے ایمان کا حصہ ہیں ان کو استعمال میں لائیں اور ان پر عمل کریں اس طرح سے دعا کرتے ہوئے دو باتیں مجھے پسند ہیں کہ ایک ہاتھ میں خدا کا کلام ہو اور دوسرے ہاتھ میں کوئی شخص، علاقہ یا کوئی معاملہ ہوتا کہ میرا آمین خدا کی مرضی کے مطابق ہو۔

ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

تیمتھیس کو پہلا خط لکھتے ہوئے پولُس نے یہ لکھا کہ ''مناجاتیں اور دعائیں اور التجائیں اور شکرگزاریاں سب آدمیوں کے لئے کی جائیں'' (ا۔تیمتھیس 1:2) اس بات کو وہ خوبصورت انجام کی طرف لے جاتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ مرد ہر جگہ بغیر غصہ اور تکرار کے پاک ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کیا کریں'' (ا۔تیمتھیس 8:2) دعا میں ہاتھ اٹھانے کو کیوں کہا گیا ہے؟ اس لئے کہ ہم اپنی پوری توجہ لگا سکیں کہ ہم دعائیہ حالت میں ہیں۔ جب لوگ آخری وقت تک دعائیہ حالت میں ہاتھ اٹھائے رکھتے ہیں تو پھر خدا کام کرتا اور شیطان شکست کھاتا ہے۔ میں نے کچھ عرصہ اس طریقہ کار کو چھوڑا تو اچھا تجربہ نہ ہوا اس لئے جلد ہی واپس اس طریقہ پر نئی اور تازہ سوچ لے کر لوٹ آیا۔ پولُس رسول نے اس طریقہ کی افادیت بتاتے ہوئے ایک خاص بات کہی کہ ''بغیر غصہ اور تکرار'' کے دعا کرو جیسے یہ دونوں چیزیں دعا کے لئے انتہائی خطرناک بلکہ تباہ کن ہیں۔ کیونکہ دعا میں قہر

اور بے اعتقادی کا کوئی تصور نہیں ایسے ہاتھ اٹھانا ہی اس بات کی علامت ہیں کہ آپ نے ایسی ہر سوچ اور بات سے ہاتھ اٹھا دیئے اور اب صرف دعا کریں گے۔ تب خدا اپنی لازوال اور با اختیار قدرت کو استعمال میں لاکر شیطانی قوتوں اور رکاوٹوں کو زائل کر دے گا اور آپ کو برکت دے گا۔ پولُس رسول کسی ذہنی رویے یا رجحان کی بات نہیں کر رہا کہ لوگ کسی خطرناک قسم کی نفسیاتی قوت سے بھر جائیں گے جو شیطان کے خلاف کارگر ہوگی بلکہ وہ ہمیں مسیح میں محفوظ ہونے کا کہہ رہا ہے تا کہ ہم دعا کے وسیلے ایمان رکھیں اور خدا کی کامل مرضی کو پورا کرنے کے لئے اس کے ساتھ مکمل تعاون کرنا شروع کر دیں تا کہ ہمارے اور ہماری دنیا کے حالات اس کی مرضی کے مطابق ڈھل سکیں۔ (1۔ تیمتھیس 2:1-8) کا حوالہ اچھی طرح پڑھیئے اور پھر اس کے مطابق دعا کیجیے۔ میرا یقین ہے کہ آپ اس وقت حیران رہ جائیں گے جب آپ کچھ لوگوں کے بجائے سب افراد کے لئے دعا کرنے لگیں گے۔

ایمان کے وسیلے خدا کی قدرت متحرک

جب آپ دنیا میں گڑبڑ، حسد، نفرت ، غصہ، لوٹ مار، غارت گری اور ایسے بہت سے معاملات سے واقف ہوتے ہیں تو اس نتیجے پر خود بخود پہنچ جاتے ہیں کہ یہ ساری چالاکی اور مکاری ان اندیکھی قوتوں کی ہے جن کا بیان اِفسیوں 6:12-16) اور (کلیسوں 2:15) میں کیا گیا ہے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ ان تمام قوتوں کو مسیح نے صلیب پر شرمناک شکست دی ہے۔ کیونکہ ہماری نسلوں کو تباہی اور بربادی سے بچانے اور شیطان کے چنگل سے چھڑانے کے لئے کسی عظیم ترین قدرت کا مداخلت کرنا ضروری تھا۔ جیسے پرانے عہدنامہ میں ہارون کے وجہ سے ''وبا رک گئی'' (گنتی 16:41-50)، جنگ کا نقشہ پلٹ گیا اور ''مضبوط کے ساتھ غنیمت کو بانٹا'' (یسعیاہ 53:12)۔ ایسے بہت سے معاملات خدا کی قدرت کو متحرک ثابت کرتے ہیں۔ اس لئے دعا سے بہتر کوئی طریقہ دنیا میں موجود نہیں کہ خدا کی قدرت ہمارے لئے متحرک ہو اور ایسا اس وقت ہوگا جب ہم دعا میں ہاتھ اٹھا دیں گے۔ اگر اس سادہ سے راز سے ہم سب واقف ہو جائیں تو خدا ہم سب کے لئے کام کرے گا۔ جب ''سب مقدسوں کے لئے دعا کی'' جائے گی تو اس کا مطلب ہے کہ پوری کلیسیا کو خدا کے حضور پیش کرنا ہے اس سے آپ ہر مقدس کے لئے دعا کر سکتے اور ''روح میں'' اسکے آمین میں شامل ہو سکتے ہیں اور ان کو اپنے آمین میں شامل کر سکتے ہیں۔ یہی روح میں ایک ہونا '' (افسیوں 4:3) ہے۔ یہ بہت زبردست قوت فراہم کرنے اور حوصلہ دینے والی بات ہے اس لئے اس کو اپنا لیں۔ میں اقوام اور پارلیمنٹ اور قائدین اور حکومتی پالیسیوں کو دعا میں خدا کے سامنے رکھتا ہوں، میں انہیں کبھی خاص طور پر کبھی میں پورے طور پر اور کبھی ان کو نام بنام کبھی گروپ کے طور

پر خدا کے حضور پیش کرتا ہوں۔ یہ کام میں بے ضابطہ طور پر نہیں کرتا۔ بلکہ باضابطہ طور پر یعنی کہ دن بھر کے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے۔ جیسا کہ کہا گیا کہ ''ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا کرتے رہو (اِفسیوں 18:6) جو چیز آپکو پکڑتی ہے۔ اسے آپ نہیں پکڑتے۔ کیونکہ ''جس سے ہم کو کام ہے اس کی نظروں میں سب چیزیں کھلی اور بے پردہ ہیں '' (عبرانیوں 13:4) ۔اور اقوم عالم کے لئے دعا کرتے ہوئے یاد رکھیں کہ ''قومیں ڈول کی ایک بوند کی مانند ہیں اور ترازو کی باریک گرد کی مانند گنی جاتی ہیں'' (یسعیاہ 13:40) کے بعد یسعیاہ 40 باب پورا پڑھیں اور خدا کی قدرت پر ساتھ ساتھ ایمان لاتے جائیے اور آخر میں پورے دل سے ''آمین'' کہیں۔

دعا مانگنا لینے اور دینے والا معاملہ (کاروبار)

اس پیغام کا مرکزی خیال یہ ہے کہ روح القدس ان لوگوں کو سکھاتا ہے جو سیکھنا چاہتے ہیں اس لئے دعا کرنا لینے اور دینے والا معاملہ (کاروبار) ہے اس کے طریقہ کار پر اور وقت ضائع کرنے کے بجائے بس صرف دعا کیجئے تو عمدہ نتائج برآمد ہونگے کیونکہ قادرِ مطلق خدا، لشکروں کا خداوند وہ سب کچھ کرے گا جس کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے۔ کچھ نتائج ابھی ملیں گے یعنی کاروبار میں بیعانہ کی مانند اور کچھ نتائج بعد میں کیونکہ آپ خدا کے ابدی ''اَب'' میں موجود ہیں کیونکہ وہ ''جو چیزیں نہیں ہیں ان کو یوں بلا لیتا ہے جیسے وہ ہیں'' (رومیوں 17:4) ان باتوں کو اپنے ایمان میں شامل کر لیجئے کیونکہ یہی ایمان کبھی شکست نہ کھانے والی ڈھال کی مانند ہے۔ اسی ایمان میں قائم ہوکر ''ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور مِنت کرتے رہو اور اسی غرض سے جاگتے رہو کہ سب مقدسوں کے واسطے بلا ناغہ دعا کیا کرو'' (افسیوں 18:6) ثابت قدمی سے بلا ناغہ جاگتے رہیں یعنی دعا کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں۔ لیکن کیوں؟ تاکہ آپ مسائل کو دعا میں خدا کے حضور پیش کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ کام کرے گا حیران کن نتائج آپ دیکھیں گے کیونکہ ہمارے لئے بہترین چیز مسیح کی صلیب فراہم کردی گئی ہے جو ہمیں شیطان پر ہمیشہ کے لئے فتح مند بناتی ہے خدا اپنی مرضی پوری کرتے ہوئے شیطان کو ہر دفعہ شکست دیتا ہے!

خدا کے کلام کو آپ جتنا زیادہ پڑھیں اور یاد کریں گے اتنا ہی آپ کی دعائیہ زندگی مضبوط اور بہتر ہوتی چلی جائے گی۔ خدا کا کلام وہ روٹی ہے جو آپ کو زیادہ دعا کرنے کے لئے صحت عطا کرتی ہے۔ یسوع نے خدا کے کلام کو مرکزی اور بنیادی ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہوئے شیطان کو شکست دی اور ہمیں یہ نمونہ دیا کہ (استثنا 3:8) ''آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر اس بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے'' (متی 4:4)

خدا کا کلام دعا میں آپ کی قوت بنتا، اس کو موثر بناتا، آپ کے دل کو گرماتا اور روح کو تازگی بخشتا ہے۔ خدا کے کلام کو مسلسل سیکھنے اور یاد کرنے سے آپ کی روحانی زندگی پروان چڑھتی اور بہت مضبوط ہوتی ہے کیونکہ روحانی زندگی روحانی خوراک کے بغیر پروان نہیں چڑھ سکتی۔ بہترین سے بہترین دعا بھی خدا کے کلام کے بغیر کھوکھلی اور کمزور ہو جاتی ہے۔

مسٹر اینڈریو مرے یہ کہتے ہیں ''تھوڑی دعا کے ساتھ تھوڑا کلام پڑھنا اور سیکھنا، روحانی زندگی کی موت ہے'' اور تھوڑی دعا کے ساتھ زیادہ کلام سیکھنا روحانی بیماری کا باعث بنتا ہے۔ زیادہ دعا کے ساتھ تھوڑا کلام پڑھنا اور سیکھنا زندگی کو بڑھائے گا مگر اس میں پختگی کم ہوگی۔ لیکن جب بلاناغہ زیادہ دعا کے ساتھ زیادہ کلام سیکھا اور یاد رکھا جائے گا تو پھر روحانی زندگی صحت مند اور طاقتور ہوگی۔'' خدا کے کلام کو بھرپور قوت کے ساتھ استعمال کرنے کے لئے دعائیہ زندگی کا مضبوط ہونا بہت ضروری ہے اسی طرح دعائیہ زندگی کی قوت کا سارا دارومدار خدا کے کلام کے استعمال پر ہوتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ روح القدس کلام کا روح اور دعا کا روح بھی ہے۔ اس لئے دعا اور کلام دونوں خدا سے منسلک ہیں۔ خدا نے اپنے دل کو کلام میں کھولا ہے اور آپ اپنا دل دعا میں اس کے حضور کھول دیتے ہیں۔ اس نے اپنا آپ کلام کے وسیلے پیش کیا ہے۔ اور آپ اپنا آپ دعا میں اس کے حضور پیش کرتے ہیں۔ کلام کے وسیلے وہ آپ کے پاس آتا اور ساتھ رہتا ہے اور دعا میں آپ اس کے حضور اٹھائے جاتے ہیں۔ دعا کا انحصار خدا کے کلام کی قدرت، سچائی اور پیغام پر ہوتا ہے۔ دعا کے وسیلے خدا کے کلام کی تمام رویا، قوت اور پاکیزگی متحرک ہو جاتے ہیں۔

خداوند یسوع نے وعدہ فرمایا کہ "اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو۔ وہ تمہارے لئے ہو جائے گا۔ میرے باپ کا جلال اسی سے ہوتا ہے کہ تم بہت سا پھل لاؤ۔ جب ہی تم میرے شاگرد کہلاؤ گے۔" (یوحنا 15:7-8) اس حوالہ میں چار سچائیاں موجود ہیں وہ بہت واضح ہیں اور درج ذیل ہیں۔ ٹھہرو

1۔ ہر دعا کا جواب خدا کے کلام میں ''قائم رہنے'' یعنی اس کے مطابق زندگی گزارنے سے ملتا ہے۔

2۔ خدا کے لئے پھل لانے کا راز کلام میں پختگی سے قائم رہنے میں پوشیدہ ہے۔

3۔ دعا کے وسیلے یہ پھل ہی دراصل خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے؛ اور

4۔ دعا کے وسیلے پھل لانا ہی مسیح کی حقیقی شاگردیت کو ظاہر کرتا ہے۔

آپ زندگی کے کسی بھی معاملے کے لئے دعا کریں تو یہی اصول سب جگہ لاگو ہوتے ہیں اور جب معاملہ روحانی جنگ کا ہو تو پھر خدا کے کلام کو مسلسل سیکھنے سے ہی روحانی قوت حاصل ہوتی ہے۔ مسٹر سیموئیل چیڈ وِک کہتے ہیں ''میں اپنے دعائیہ کمرے میں بائبل کے سوا کوئی دوسری کتاب لے کر نہیں جاتا کیونکہ یہ میری دعائیہ کتاب ہے۔''

مسٹر جے۔اوس ولڈ سینڈ ورز اپنی مسیحی اور دعائیہ زندگی میں تبدیلی کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''تبدیلی اس وقت رونما ہوئی جب میں نے کلام کو دعائیہ کتاب کی صورت میں اور جو کچھ پڑھا اس کو اور مزامیر کو دعا کا حصہ بنا لیا۔''

کلام خدا کے ساتھ مل کر ایمان دعا کا ہتھیار بن جاتا ہے

روحانی جنگ میں ایمان آپ کی سِپر ہے (افسیوں 16:6) لیکن روحانیت میں آپ اس سِپر کو مہلک ہتھیار بھی بنا کر استعمال کر سکتے ہیں۔ خدا کے کلام سے ایمان کو قوت اس وقت ملتی ہے جب آپ خدا کے کلام کو پڑھ کر یا سن کر اس پر عمل کرنے کے لئے عبرت پاتے اور پھر عملی قدم اٹھاتے ہیں۔ ایمان موثر دعا کی قوت اور اس کی روح کی مانند ہے۔ دعائیہ جنگ میں ایمان خدا کے مقصد سے منسلک رہنے کی قوت فراہم کرتا ہے کیونکہ خدا کی مرضی اور دعا ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ خدا اپنے پاک مقصد کو پورا کرنے کے لئے آپ کی دعا پر انحصار کرتا ہے۔ موثر دعا سے مراد اپنی شفاعتی دعا کو خدا کے عظیم مقصد سے جوڑنا ہے کیونکہ خدا کے تمام مقاصد الٰہی طور پر ممکن ہیں اور ایمان اسکے تمام مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ ایمان ہی دعا کو خدا کی قدرت پر بھروسہ کرنے کے ذریعے موثر بنانے کا کام کرتا ہے۔ ایمان ہماری کمزوریوں، ماضی کی ناکامیوں، اور بے پھل رہنے کے باوجود پسماندہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایمان خدا پر بھروسہ کرنے کا نام ہے اور اس کی وجہ ہے خدا کی مکمل قدرت پر توجہ لگائے رکھنا۔

اس کے علاوہ ایمان جانتا ہے کہ خدا کی قدرت، شیطان کی تمام کوششوں، قوتوں، ہتھیار، بندقلعوں، رکاوٹوں اور آپ پر حملوں کو شکست دے سکتا ہے۔ کیونکہ ایمان کو اس بات پر فخر ہے کہ ''اب جو ایسا قادر ہے کہ اس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔'' (افسیوں 20:3)

> انسان اپنی بھرپور قوت اور تمام تر صلاحیتوں کے باوجود بارش نہیں برسا سکتا لیکن ''دعا ایسا کر سکتی ہے۔ برسانے کے لئے دعا مدد کرے گی تو پھر دعا ضرور کرنا چاہیے۔ دعا کرو تاکہ وہ بارش برسائے کیونکہ اس کی نظرِ عنایت آخری برسات کے بادل کی مانند ہے'' (امثال 15:16) جیسے الپائن کے پہاڑوں پر جمی ہوئی برف جو کسی کے ایک لفظ بولنے سے بھی نیچے لڑھکنا شروع ہو جاتی ہے جو بہت بڑے طوفان کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

دعا کی قوت اور قوت بھری دعا !

The Power Of Prayer And The Prayer Of Power

دعا کلیسیاؤں پر برکت لاتی ہے

دعا برکت لاتی ہے، ایسی بھرپور، لامحدود اور یقینی برکات دعا کے وسیلے ملتی ہیں جو کلیسیا کو ایسا زبردست بنا دیتی ہیں جو کسی اور ذرائع سے ممکن نہیں ہوتا۔ بدعت کا خاتمہ اگر کلیسیا سے کرنا چاہتے ہیں تو پھر دعا کیجئے کیونکہ اور کوئی طریقہ ایسا نہیں جس سے آپ بہتر طور پر بدعت کا خاتمہ کر سکیں۔ کلیسیائی بہتری اور فلاح کے لئے جو کام دعا کرے گی یا کر سکتی ہے وہ زندگی بھر کی کانفرنس اور مجالس مل کر نہیں کر سکتیں۔ دعا ہی وہ واحد طریقہ ہے جس کے ذریعے زبردست اور موثر اور آخر تک قائم رہنے والی بیداری آ سکتی ہے جو تمام تنظیمیں مل کر بھی نہیں لا سکتیں۔

کیونکہ خداوند یسوع مسیح کی کلیسیا کی تاریخ اس دنیا میں بیداری کی تاریخ گنی جاتی ہے۔ جب کلیسیائی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو مختلف جگہ پر ہمیں مسائل، تعلیمی اختلافات، اور جھگڑے نظر آتے ہیں لیکن اگر آپ زندہ کلیسیا کا مطالعہ کریں تو اس کی تاریخ بیداری کی تاریخ بھی نظر آتی ہے انسانی نکتہ نگاہ سے کلیسیا کا وجود بیداری کے وسیلے ہی قائم ہے۔ جب جب کلیسیا تباہی کے دہانے کی طرف چل پڑی تب تب خدا نے عظیم بیداری بھیج کر اسے بچالیا۔ اس لئے جب بھی آپ تاریخ بیداری کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو علم ہوگا کہ اس بیداری کا سبب دعا کرنے والے افراد یا فرد ہوتا ہے۔ بیداری بہت دفعہ بغیر تنظیمی وجود کے بھی آئی یہ کئی بار بغیر منادی کے بھی آتی ہے مگر زوردار بیداری کبھی بھی زوردار دعا کے بغیر نہیں آتی۔

جی ہاں ہمیں اسی چیز کی ضرورت ہے اپنے علاقے میں اور دوسرے علاقہ جات میں کہ ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں تاکہ خدا کا روح کثرت سے اپنی برکات نازل کرے۔

آج کل کی بہت سی بیداریاں خودساختہ ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ ان سب خودساختہ بیداریوں کا رنگ اتر چکا ہے کیونکہ لوگوں نے ان کو زبردستی اپنایا تھا ان کے لئے دعا نہیں کی تھی۔

آہ !اگر ہم چاہتے ہیں کہ پرانی بیداری آئے جیسی پنتیکوست کے روز آئی تھی تو پھر اس کے پیچھے تو دعائیہ میٹنگ تھی، لوگ ایک دل ہو کر دعا کرتے رہتے تھے تو بیداری آئی تھی۔ تو پھر ہمیں اس کے لئے آہیں بھرنے کی نہیں دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔جی ہاں حقیقی دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تو پھر یقینی بیداری آئے گی۔

رُوح القُدس دعا کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

<u>کیا آپ کو کبھی ایسا تجربہ ہوا کہ جب آپ دعا کرنے لگے تو ایسا لگا کہ کوئی سننے والا نہیں کوئی آپ کی بات نہیں سن رہا</u>

جیسے آسمان پیتل کا بن گیا ہے کوئی جواب نہیں آ رہا اور آپ کی دعا ہوا میں زائل ہو رہی ہے؟ ایسی صورتحال میں آپ کیا کریں گے؟ کیا دعا کرنا چھوڑ دیں یا اس وقت کا انتظار کریں گے کہ آپ محسوس کرنے لگیں کہ آپ کو دعا کرنی چاہیے کیونکہ اب خدا آپکی دعا سن رہا ہے؟ ایسی صورتحال میں آپ کیا کریں گے؟ آپ کو ایسے وقت میں زیادہ دعا کرنے کی ضرورت ہے اور خدا سے کہیں کہ وہ اپنے وعدے کے مطابق عمل کرے اور اپنے رُوح القدس کے وسیلے آپ کو اپنی حضوری کا احساس دلائے اور پھر اس کا انتظار دل سے کیجئے کہ وہ آپ کی مدد کرے، اور میں آپ کو ذاتی گواہی دے سکتا ہوں کہ مجھے بہترین تجربات اکثر اسی وقت ہوئے جب میں نے محسوس کیا کہ میری دعا سنی نہیں جا رہی تب میں نے خدا کا انتظار کیا اور دعا کرتا رہا تو خدا نے مجھے زبردست طریقے سے جواب دیا کیونکہ میں نے اس سے درخواست کی کہ مجھے اپنی حضوری سے معمور کر اور اس نے اپنا روح القدس بھیج کر اپنی حضوری کا احساس دلایا اور میں نے اس کو روح کی آنکھوں سے اپنے قریب دیکھا۔ ہمیں خدا باپ سے دعا کرنی ہے جو خدا بیٹے یسوع مسیح کے وسیلے کی گئی ہو اور خدا روح القدس میں ہو کر کی گئی ہو یعنی روح کی ہدایت اور کلام کی مرضی کے عین مطابق ہو تو ہماری دعائیں سنی جائیں گی اور خدا باپ جواب دے گا۔

یسوع کے نام سے دعا کرنا

ہم خدا پر کوئی دعویٰ نہیں رکھ سکتے کیونکہ ہمارے کام اچھے نہیں اور ہم گناہگار تھے لیکن مسیح یسوع کے وسیلے ہمیں تمام حقوق مل جاتے ہیں کیونکہ اس کے نام اور قربانی کے وسیلے ہم خدا کی بارگاہوں میں بآسانی جا سکتے اور خدا کے حضور اپنی درخواستیں پیش کر سکتے ہیں۔ اگر شیطان آپ کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا بھی رہے تو بھی اس کی ہرگز نہ سنیں۔ چاہے وہ آپ سے کہے کہ ”تم تو بہت غریب مسیحی ہو اپنی حالت کو دیکھو اور ایسی بڑی بڑی دعائیں مت کرو۔“ لیکن آپ اس سے گھبرائیے مت بلکہ اس سے کہیں کہ آپ خدا کے فرزند بن چکے ہیں اور اس سے بھی بڑی بڑی دعائیں کرنے کے قابل ہو چکے ہیں اور اچھی اچھی چیزیں مانگ سکتے ہیں کیونکہ خداوند یسوع کے نام سے آپ مانگ رہیں اور یسوع مسیح ہر نعمت اور اچھی چیز کے قابل اور اہل ہے۔ شیطان نے کئی بار مجھے ایسے گمراہ کرنے کی کوشش کی مگر میں نے ہمیشہ اسے یہی جواب دیا کہ میں اگرچہ اس قابل نہیں ہوں تو بھی یسوع مسیح ہر اچھی چیز کے قابل ہے اس لئے میں یسوع کے نام سے مانگ رہا ہوں۔“ جیسے جیسے میں سوچتا ہوں کہ خدا باپ خداوند یسوع مسیح یعنی اپنے بیٹے کی کتنی قدر کرتا ہے اور اپنے بیٹے کو جلال دے کر خوش ہوتا ہے تو میرا ایمان بہت بڑھ جاتا ہے اور میں عظیم باتیں خدا سے مانگنا شروع کر دیتا ہوں۔ ایک بار میں نے اسی

ایمان میں خدا سے مانگنا شروع کیا کہ مجھے انجیل کی منادی کے لئے جاپان، چین، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، تسمانیہ اور بھارت انگلستان، اسکاٹ لینڈ، آئرلینڈ اور جرمنی، فرانس، سوئزرلینڈ اور دوسرے ممالک میں لے کر جا تاکہ میں ہزاروں لاکھوں کو مسیح کے نزدیک آتے دیکھوں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ پھر کیا ہوا؟ خدا نے مسیح کے نام کو واقعی عزت دی ہے اور میرے دعا کو سنا اور مجھے ان تمام ممالک کے علاوہ بھی دوسرے ممالک میں لے کر گیا اور میں نے خدا کا جلال دیکھا۔ اس سے ایک اور بات سیکھنے کو ملتی ہے کہ جب آپ یسوع کے نام سے بڑی بڑی باتیں یا چیزیں مانگتے ہیں تو پھر اس کو نام کو عزت اور جلال دے رہے ہوتے ہیں۔ اور جب آپ معمولی چیزیں اس کے نام سے مانگتے ہیں تو دراصل اس کی عظمت کے مقابلے میں اس کی بے عزتی کررہے ہوتے ہیں؟ اس لئے، ایمان رکھتے ہوئے اس سے بڑی بڑی چیزیں مانگیں۔

امریکہ میں خانہ جنگی جاری تھی تو اوہایو کے علاقے کولمبس میں ایک جوڑا اپنے اکلوتے بیٹے کے ساتھ رہتے تھے جو ان کی آنکھوں کا تارا اور دل کا دلارا تھا۔ جونہی جنگ کا زمانہ آیا تو ایک دن اس بیٹے نے آکر ماں باپ کو بتایا کہ میں نے فوج میں بھرتی ہونے کے لئے اپنا نام دے دیا ہے۔ یقیناً وہ لوگ اکلوتے بیٹے کے جانے سے افسردہ تھے مگر ساتھ ہی ملک سے محبت کے باعث اکلوتے بیٹے کی قربانی پر خوش بھی بہت تھے کیونکہ وہ اپنے ملک کے لئے لڑنے جارہا تھا۔ آخر کار بیٹا محاذ پر چلا گیا اور وہ متواتر اپنے والدین کو خط لکھتا رہتا اور اپنے تجربات اور حالات سے آگاہ کرتا رہتا تھا۔ اس کے خطوط والدین کا سہارا تھے۔ پھر ایک دن وقتِ مقررہ پر بیٹے کا خط نہیں آیا تو والدین حیران ہوئے، دن گزر گئے کئی ہفتے گزر گئے تب بھی کوئی خط نہ آیا تو والدین کا برا حال ہوگیا تھا۔ آخر کار ایک دن ایک خط آیا جو حکومت امریکہ کی جانب سے تھا کہ آپ کا بیٹا محاذ پر لڑتے لڑتے بہت سے فوجیوں کے ہمراہ شہید ہوگیا ہے۔'' آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اس گھر کا اکلوتا چشم و چراغ تھا جو بجھ گیا تھا اس کے والدین کی زندگی تاریک ہوگئی تھی۔ اسی طرح دن گزرنے لگے اور برسوں گزر گئے آخر کار خانہ جنگی ختم ہوگئی تو جب ایک صبح وہ والدین ناشتے کی میز پر بیٹھے تھے تب ان کے ہاں کام کرنے والی خاتون نے ان کو ایک کاغذ کا پرانا سا ٹکڑا لا کر دیا اور کہا کہ یہ ایک بھکاری نما شخص نے دیا ہے جو آپ سے ملنا چاہ رہا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ آپ اس سے ہرگز ملنا پسند نہیں کریں گے کیونکہ اس کی حالت بہت خستہ ہے اس کے کپڑے بھی پھٹے پرانے ہیں۔ تب بوڑھے والد نے وہ کاغذ کا ٹکڑا لیا اور جب کاغذ پر نگاہ کی تو اس پر لکھی تحریر کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں کیونکہ وہ اس کے بیٹے کی لکھائی تھی۔ اس نے فرطِ جذبات سے پڑھنا شروع کیا، لکھا تھا۔

’’پیارے امی جان اور ابا جان:
مجھے گولی لگی ہے اور میرے پاس وقت بہت کم ہے، اس لئے یہ الوداعی خط لکھ رہا ہوں۔ جب یہ لکھ رہا ہوں میرے پاس میرا سب سے اچھا دوست گھٹنوں کے بل موجود ہے۔ میری کمپنی میں سے یہ آپ کے پاس میرا خط لے کر آئے گا۔ جنگ کے خاتمے پر جب یہ آپ کے پاس آئے گا تو اس سے محبت سے پیش آیئے گا، اپنے بیٹے چارلی کی خاطر اس کی ضرورت پوری کیجئے گا۔فقط، آپ کا بیٹا، چارلس‘‘
آپ یقین کیجئے اس گھر میں ’’چارلی کی خاطر‘‘ اس دوست کو دینے کے لئے زیادہ اچھی چیز موجود نہیں تھی۔ اسی طرح آسمان اور زمین میں ’’یسوع کے نام کی خاطر‘‘ آپ کو اور مجھے دینے کے لئے کوئی بھی اتنی اچھی چیز نہیں ہے جو دی نہ جا سکے اس لئے حوصلہ کیجئے اور یسوع کے نام سے خدا باپ سے بڑی بڑی اور عظیم چیزیں مانگنا شروع کیجئے۔

بیداری کے لئے دعا

دعا آج بھی ویسے ہی زبردست انداز میں کام کرے گی جیسے یہ ماضی میں دوسروں کے لئے کام کرتی رہی لیکن اس کے لئے آپ کو اور کلیسیاء کو دعا کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا ہوگا۔ آپ کو حقیقی دعا، زبردست دعا اور بہترین دعا کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا ہوگا۔ آج کل محسوس ہوتا ہے کہ کلیسیا اس سچائی سے واقف ہو رہی اور دعا کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر رہی ہے۔

یہاں اور وہاں خدام انفرادی اور اجتماعی طور پر دعا کرنے کے بوجھ کو خدا سے قبول کرنے لگے اور دنیاوی قسم کے پروگراموں اور جھوٹی بیداریوں سے بیزار ہو رہے اور خدا پر زیادہ بھروسہ کرنے لگے ہیں۔ وہ خدا سے قوت مانگ رہے ہیں۔ کہیں صبح اور کہیں رات کے پہروں میں اب خدام اور کلیسیائیں مل کر خدا کے حضور چلا رہے ہیں کہ پھر برکت کی برسات کر۔

یہ سب باتیں آنے والی عظیم بیداری کی علامتیں اور نشانات ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ تمام کلیسیا دعا کرنے کے لئے تیار ہو بلکہ عظیم بیداری کے لئے کچھ دعا گو مرد و خواتین ہی کافی ہوتے ہیں جو روح القدس کی ہدایت سے دعا کرنے کے لئے بلائے گئے ہوئے ہیں۔ ان کے دل پر دعا کا بوجھ ہوتا ہے جو ان کو رات دن آرام نہیں لینے دیتا۔ کاش خدا اپنے پاک روح کے وسیلہ سے آج ہمارے دلوں میں بھی ایسا بوجھ ڈالے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کرے گا۔

روح القدس کی یہ برسات بہت سے عجائبات کے ساتھ وابستہ ہے، ’’میں عجیب نشان دکھاؤں گا سورج کا تاریک ہونا، چاند کا خون ہونا، زبانیں اور نبوتیں نجات کے لئے جو خداوند کا نام لے گا وہ نجات پائے گا، تاریخ اٹھا کر دیکھیں خدا کی طرف سے بیداری کی بہت سی تحریکیں آئیں لیکن شیطان بھی ان کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے

قیامت کی اس گھڑی میں دعا کی شدید ضرورت ہے

This Terrific Hour Demands Terrific Prayer

دعا کرنے کے لئے خدا کا واضح حکم اور بلاوا لوگوں کے دلوں کو چھو رہا ہے مگر ابھی تک بہت بڑی بھیڑ صحیح ردعمل ظاہر نہیں کر پارہی اور نہ ہی دعائیہ زندگی کی وسیع ممکنات کو سمجھ پارہی ہے۔ پختہ عزم اور ایمان سے بھرپور دعا گناہگاروں کو خوابِ غفلت سے جگانے اور توبہ کے لئے پکار اٹھنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ دعا کرنے کی یہ صلاحیت خدا کی لامحدود قدرت کو حرکت میں لانے اور ساتھ ہی بہت بڑی ذمہ داری لانے کا سبب بنتی ہے۔ اگر اس کنجی کو استعمال نہ کیا گیا تو روحوں کو برباد کرنے اور آدمیوں کی جانوں کو ہلاک کرنے والے دشمن کی کوشش ہم ہرگز روک نہیں پائیں گے۔ اس لئے دعا کی اس کنجی کو ضرور استعمال کرنا شروع کریں کیونکہ گناہ نے کروڑوں افراد کو گمراہ کر رکھا ہے اور وہ لوگ خداوند یسوع مسیح کے فرمان اور وعدوں کو اپنے دلوں اور زندگیوں میں قبول نہیں کرتے۔ ایسے میں گناہ کے متعلق آگاہی دینے والی بیداری کی شدید ضرورت ہے یعنی ہمارے کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اور دنیا کے سارے معاملات سے زیادہ ایسی موثر دعا کی ضرورت ہے کہ لوگ اپنی ضرورت یعنی مسیح یسوع کو پہچان کر اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کریں اور ہمیشہ کی زندگی پائیں۔

اپنے آپ کو دعا کے لئے وقف کریں

خدا اپنے لوگوں کو زیادہ دعا کرنے کے لئے بلا رہا ہے یعنی ہم نہ صرف دعا کرنے پر متفق ہوں بلکہ جواب حاصل کرنے پر بھی متفق ہوں کیونکہ خدا نے یہ فرمایا ہے! جیسے رسولوں نے اپنے آپ کو دعا اور کلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ جی ہاں انہوں نے اپنے آپ کو بالکل وقف کر دیا تھا (اعمال 4:6)۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ بہت سے لوگ آج اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کوئی خاص دعائیہ روح ان میں سما جائے گی پھر وہ اچانک سے دعا کرنا شروع کر دیں گے۔ لیکن نتیجہ کیا نکلتا ہے وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ نہیں اور ان کی دعائیہ زندگی ناکام ہی رہتی ہے۔ ذرا اس حوالہ پر غور کریں کہ خدا نے ''دیکھا کہ کوئی آدمی نہیں اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں''۔ (یسعیاہ 16:59)۔ اور خداوند کا کلام مزید فرماتا ہے ''کوئی نہیں جو تیرا نام لے جو اپنے آپ کو آمادہ کرے کہ تجھ سے لپٹا رہے'' (یسعیاہ 7:64)۔ اس سے مراد یہی ہے کہ بس لپٹے ہی رہنا اور خداوند کو کبھی چھوڑ کر نہ جانا تاکہ وہ اپنے قوی بازو سے مدد کرتا رہے۔ کیونکہ شیطان نہیں چاہتا کہ ہم دعا کریں اس کے لئے وہ ہر حربہ آزماتا ہے کہ ہماری دعائیہ زندگی میں خلل

ڈال سکے۔ شیطان اس وجہ سے بھی ہمیں دعا کرنے سے روکنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے تاکہ خدا کہیں ہم پر زبردست اخلاقی اور روحانی بیداری نہ بھیج دے اور ہمارے قومی اور بین الاقوامی معاملات کو درست کرنا نہ شروع کردے۔ آج کے زبردست زمانے میں زبردست دعا کی ضرورت ہے۔ لیکن کیوں؟ کیوں کہ تاریکی کی قوتیں آج دنیا میں سب سے زیادہ مصروف عمل ہیں۔ شیطان کو معلوم ہے کہ اس کا تھوڑا سا وقت باقی ہے اس لئے جہنم کی تمام قوتیں خدا کے بیٹوں اور بیٹیوں کو بے حوصلہ کرنے، ڈرانے، حتیٰ کہ مار ڈالنے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہیں تاکہ دنیا میں عظیم بیداری نہ آسکے۔ اس لئے لوگوں کی زندگیوں کو شیطان کے چنگل سے چھڑانا ہوگا، اندرونی مسائل کو حل کرنا ہوگا تاکہ تاریکی کی قوتوں کا اختیار دنیا پر سے ختم ہوسکے اور ہم سب آسمانوں میں خدا کی بارگاہوں میں سکونت پذیر ہوسکیں اور ایسا اس وقت ممکن ہوجائے گا جب ہم سب مل کر رکاوٹ کو تباہ کرنے اور اسکے پرخچے اڑا دینے والی دعا کرنے لگیں۔ یوں خدا ہمیں سب مسائل پر فتح سے بڑھ کر غلبہ عطا کرے گا۔

دعا میں ایمان اور دلیری

کیا ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ایک شخص کا بھی توبہ کرنا اور نجات پانا بہت اہم اور خوشی کی بات ہے؟ کیا آپ اس ایمان کا اظہار کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کریں گے کہ یسوع کے لئے روحوں کو جیت سکیں؟ لیکن یہ یاد رکھیں کہ روحوں کا دشمن آسانی سے لوگوں پر سے قبضہ نہیں چھوڑے گا اس لئے ہمیں بہترین حکمت عملی اپنا کر اسے عملی جامہ پہنانا ہوگا۔ بہترین حکمت عملی کو سمجھنے کے لئے ایک مثال دیکھتے ہیں۔

کسی علاقے میں ایک ماں اپنی تین بیٹیوں کے ساتھ رہتی تھی جو مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ ماننے کو ہرگز تیار نہیں تھیں۔ وہ ماں ان کے بارے میں بہت فکرمند رہتی تھی اس لئے ایک دن اس نے بڑے بوجھ سے ان سے کہا کہ ''میں اس وقت تک اپنے آپ کو کمرے میں بند کر کے دعا کروں گی اور روزہ رکھوں گی جب تک آپ تینوں خداوند کو اپنا نجات دہندہ قبول کر کے اپنے آپ کو اس کے حضور وقف نہیں کر دیتیں''۔ وہ تینوں بیٹیاں ماں کی بات سن کر ہنس پڑیں اور کہا ''ماں جی ایسا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں''۔ مگر ماں نے ان کی بات پر توجہ نہ دی اور اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا اور دعا کرنے لگی۔ دعا کرتے ہوئے جب تقریباً ایک دن گزرنے والا تھا تو دروازے پر دستک ہوئی اور ایک بیٹی نے آکر ماں سے کہا، 'ماں جی، میں یسوع کو اپنا دل دینے کو تیار ہوں۔ اور اس نے نجات پا لی دوسری بیٹیوں نے بہن کا مذاق اڑایا اور کہا وہ ہمت نہیں ہاریں گی۔ لیکن دوسرا دن ابھی گزرا نہیں تھا کہ دوسری بیٹی روتی ہوئی ماں کے پاس آئی اور اپنا آپ خداوند کو دیا۔ اسی

طرح تیسرے دن کے روزہ اور دعا کے دوران ہی تیسری بیٹی نے بھی خداوند یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرلیا۔یعنی سب نے نجات پالی کیونکہ اس ماں نے خدا پر ایمان رکھتے ہوئے روزے اور دعا کی حکمت عملی کو اپنایا اور جب اس پر عمل کیا تو سو فیصد نتائج بر آمد ہوئے۔اس واقعے میں ہمارے لئے سبق موجود ہے کہ جب ایمان کو دعاؤں اور روزے کی قوت فراہم کی جاتی ہے تو بہترین نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔ جو نتائج انفرادی سطح پر بر آمد ہوئے وہی نتائج اجتماعی سطح پر بھی برآمد ہوسکتے ہیں۔آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ انفرادی نتائج کے لئے بار بار شفاعت کرنا پڑی تو پھر اجتماعی نتائج کے لئے یعنی معاملہ جب کلیسیاء، معاشرے یا ملک یا دنیا کا ہو تو پھر کتنی زیادہ دعا کی ضرورت ہے۔اور ہمیں اس کا حق بھی ملا ہے یعنی "فضل کے تخت کے پاس دلیری سے آنے کو کہا گیا ہے۔(نہ کہ بزدلی سے) تاکہ ہم وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت کام آئے "(عبرانیوں16:4)

وے ماؤتھ ترجمہ کے مطابق ہم خدا کے تخت کے پاس طوفانوں جیسے عزم اور ایمان کے ساتھ پہنچیں اور اپنے لئے اور دوسروں کے لئے آسمانی بادشاہی کو حاصل کریں (متی12:11) ۔ مقدسین کے ساتھ مل کر خدا کے وعدوں کو یاد کریں اور اسے پکاریں کہ ''اپنے قول کے موافق کر'' (2۔سموئیل 25:7) تاکہ نجات کے دھارے لوگوں پر کھل جائیں اور وہ زندگی کے پانی سے سیراب ہوسکیں۔

خدا نے ہمارے لئے ہر وقت دعا کرنے کا معیار مقرر کیا ہے۔اس لئے چاہے ہم جتنی بھی دعا کریں یا دعا کرتے ہوں ''بلا ناغہ دعا کرو'' (اتھسلنیکیوں17:5) کا حوالہ ہمیشہ ہم سے آگے ہی رہے گا۔ہمیں کبھی بھی دعا کرنے سے رکنا نہیں کیونکہ جیسے کسی جلتی ہوئی عمارت یا سیلابی ریلے سے کسی اپنے کو بچانے کے لئے آپ بغیر رکے انتھک کوشش کریں گے ویسے ہی روحوں کی نجات کے لئے ہم بغیر رکے دعا کو جاری رکھیں کیونکہ یسوع دنیا میں کس لئے آیا۔''کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا'' (لوقا10:19) جب ہمارے منجی کا منصوبہ یہ ہے کہ دنیا میں کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے تو پھر کلیسیاء کا بھی یہی منصوبہ ہونا چاہیئے اور اسے اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

''اس کا سبب یہ ہے کہ اگر اس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اس سے مانگا ہے وہ پایا ہے'' (1۔یوحنا14:5-15) ۔ ایمان سے کی گئی دعائیں ضائع نہیں جاتیں بلکہ پھل لاتی ہیں۔نا جاننے کی وجہ سے ایمان کے بل پر پورے اسکاٹ لینڈ کو جیت لیا۔انہوں

نے دعا کہ ''خدایا مجھے اسکاٹ لینڈ دے ورنہ میں مرجاؤں گا۔'' اسی طرح مسٹر کرک ٹن یہ کہتے ہیں کہ ''پوری قوم ایک لوتھڑے کی وجہ سے تبدیل ہوئی''۔

دعا نہ کرنا ایک گناہ ہے جس سے توبہ کرنے کی ضرورت ہے

اگر ہم عظیم بیداری دیکھنا چاہتے ہیں تو ہم اس عظیم بیداری کے لئے کیا کررہے ہیں؟ ہم سب کو شاید منادی کرنے کے لئے نہ بھی بلایا گیا ہو مگر خدا نے سب کو دعا کرنے کے لئے ضرور بلایا ہے، کیونکہ ''صیون کو درد لگے ہی تھے کہ اس کی اولاد پیدا ہوگئی'' (یسعیاہ 8:66)

جیسے جسمانی تکلیف سے جسمانی بچے پیدا ہوتے ہیں ویسے ہی روحانی تکلیف روحانی اولاد کو پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ جیسے انجیل کی منادی لوگوں کو قائلیت بخشتی ہے ویسے ہی شفاعت کے وسیلے لوگ نئی پیدایش کا تجربہ کرتے ہیں۔ ویسے یہ بات یادرکھیے کہ دعا کرنا الگ بات ہے اور آہیں بھر بھر کر شفاعتی دعا کرنا الگ بات ہے (رومیوں 26:8)۔ دعا کرنا الگ بات ہے لیکن اس وقت تک دعا کرنا الگ بات ہے کہ کسی کو احساس ہوجائے کہ فتح خداوند نے حاصل کرلی ہے اور اسی کے وسیلے نجات ممکن ہے۔ جب موسیٰ نے دعا کی کہ بنی اسرائیل پر آنے والی سزا کی طرف سے خدا کی توجہ ہٹائے، جب آستر اپنی اور اپنی قوم کی زندگی بچانے کے لئے تین دن کے روزہ کا اعلان کرواتی ہے اور اس پر عمل ہوتا ہے، جب کہ دانی ایل نے اکیس دن کا روزہ رکھا حتیٰ کہ اس کی قوت جاتی رہی تھی اور جب خداوند یسوع نے باغ گتسمنی میں دعا کی تو بالآخر اس کے بدن سے پسینہ خون کی بوندیں بن بن کر زمین پر ٹپکنے لگا۔ (لوقا 44:22)؛ جب رسولوں نے دعا کی کلیسیاء نے دعا کی، تو خدا نے فرشتے کو بھیج کر پطرس اور پولس اور سیلاس کو چھڑایا، زلزلے بھیج کر قید خانے کھول کر ان کو بچایا۔ ایسی بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ دعا ایک ایسا روحانی قانون ہے جس کے وسیلے خدا کی لامحدود قدرت عمل میں آتی ہے۔ اوپر دی گئی مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ ہمیں مزید شفاعت کنندگان مانگنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایسے مرد و خواتین کی ضرورت ہے جو دعا کا ایسا بوجھ رکھتے ہوں جیسے دنیاوی لوگ پیسہ کمانے، کاروبار وسیع کرنے، اور اپنے بچوں اور خاندان کی ترقی و خوشحالی وغیرہ کا بوجھ رکھتے ہیں روحوں کا بوجھ نہ رکھنا، نظرانداز کرنا اور ان کے لئے دعا نہ کرنا غلطی یا خطا سے بڑھ کر ہے، یہ ایک گناہ ہے! ''خدا نہ کرے کہ میں۔۔۔۔ دعا نہ کر کے گناہ کروں'' (1۔سموئیل 23:12)

دعا فاتح بناتی ہے

ہمارا میدانِ جنگ دعا ہے اس لئے ہمیں دعا ضرور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ''ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھادینے کے قابل ہیں'' (2۔کرنتھیوں 4:10)۔ کیونکہ ''ہمیں خون اور

گوشت سے کشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں، اختیاروالوں، اور ،اس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی ان روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں" (افسیوں 12:6)۔اس حوالے سے آپ جان سکتے ہیں کہ ہم سب مسیحیوں کے لئے روحانی جنگ موجود ہے اور آپ سب روحانی جنگ کے سورما ہیں اور ہمارا دشمن شیطان اور اس کی افواج ہیں۔لیکن جنگ میں ہتھیاروں اور مکمل زرہ بکتر کے بغیر جانا بیوقوفی ہے اس لئے خدا نے ہمیں مکمل ہتھیار اور زرہ بکتر فراہم کی ہے۔ (افسیوں 6:10-18) اور یہ بھی واضح لکھا ہے کہ دعا کے بغیر یہ ہتھیار مکمل نہیں ہوتے۔اور جب جنگ مسلسل ہو رہی ہے تو پھر دعا کے ہتھیار کا مسلسل استعمال بہت فروری ہے کیونکہ یہی دشمن کو شکست دے گی اور لوگوں کی زندگیوں پر شیطان کے بندھنوں کو توڑنے کا کام کرتی ہے۔ اگر ہمارے پاس خدا کے سب ہتھیار ہوں مگر دعا کا ہتھیار نہ ہو تو ہم جنگ کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔دن اور رات دعا کرنا اور روزے میں ٹھہرنا ہمیں مضبوط کرتا اور دشمن کو شکست دیتا ہے اور اس مضبوطی اور قوت کو حاصل کرنے کا کوئی شارٹ کٹ نہیں۔ اس کے لئے دعا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ جب ہم دعا کریں گے تو خدا کام کرے گا۔ ہمارے دعا کرنے سے ہی گناہگار توبہ کرنے کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ ہم دعا کریں گے تو بیداری آئے گی اور لوگ خدا کی حضور میں چلے آتے ہیں۔جب ہم دعا کرتے ہیں تو خدا اپنے کھیت میں کام کرنے کے لئے مزدور بھیج دیتا ہے۔(لوقا 2:10) جب ہم دعا کرتے ہیں تو خدا انجیل کی منادی اور مدد کے لئے سونا بھیج دیتا ہے۔ جب ہم دعا کرتے ہیں تو تھکے ماندے مشنری افراد حوصلہ پا کر تر و تازہ ہوتے اور روحانی محاذ پر لڑنے کے لئے مزید قوت پاتے ہیں۔جب ہم دعا کرتے ہیں تو مسائل حل ہوتے مشکلات دور ہوتی اور خدا کی قدرت بڑی نرمی اور محبت سے ہماری برکت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے!اس لئے "راہ یہی ہے۔ اس پر چل" (یسعیاہ 21:30)۔ایسا چلیں کہ کوئی چیز آپ کو اس راہ سے ہٹا نہ سکے۔سو آپ دعا کرنے میں مستعد ہو جائیے۔ کیونکہ دعا کی کمی ہماری قوت کی کمی کا سبب بنتی ہے اور وہ سب کے سامنے ظاہر ہو جائے گی۔اس لئے دعا کو نظر انداز کرنے کی ہرگز ہرگز کوشش نہ کیجیے۔اس لئے اپنے دل میں پختگی سے دعا کرنے کا عزم کر لیجئے، اور اپنے آپ کو دعا کرنے کا پابند کر لیجیے اور جواب ملنے تک دعا جاری رکھیے۔

فوراً دعا کرنا شروع کریں

خدا کرے یہ پیغام لوگوں کے گوشت کی یعنی دل کی تختیوں پر" (2۔کرنتھیوں 3 : 3) لکھا جائے۔کیونکہ اس پیغام کا سنجیدہ ردعمل دل کے عزم سے منسوب ہے۔اس کے وسیلے۔

1۔ ہم ان سب کی جنھوں نے یہ مضمون پڑھا ہے حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ آپ ہر روز اکھٹے بیٹھ کر ان سب ناراستی کی قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہو جائیں جو روئِ زمین پر کام کر رہی ہیں۔

2۔ لوگوں کے مسائل حل ہوں اور خدا کام کرے اس بات پر ہمارے ساتھ متفق ہو کر دعا کریں۔

3۔ روح القدس کے بھرپور نزول کے لئے خدا سے دعا کریں اور تمام آسمان کو اپنی مدد کے لئے یسوع کے نام سے پکاریں۔

4۔ خداوند سے فریاد کریں کہ لوگوں کو گناہ کی قائلیت دے تاکہ لوگ یسوع مسیح پر ایمان لائیں۔

5۔ خداوند سے دعا کریں کہ اخلاقی اور روحانی بیداری بھیج کر لوگوں کو اپنی طرف رجوع دلائے۔

6۔ خدا کے حضور روزانہ منت کریں کہ وہ ہر ملک میں ایسے موثر حکمران اٹھائے جو انجیل کے پھیلاؤ میں مددگار ہوں۔

7۔ بلاناغہ، ہر پل، ہر گھڑی بغیر تھکے خدا کو پکارتے رہیں کہ وہ ہمارے گھروں، ہمارے بچوں، ہمارے اسکولوں، ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہر روز اپنی برکات نازل فرمائے۔

8۔ آخری بات لیکن اہمیت والی ہے۔ وہ یہ کہ بیداری کیلئے دعا مانگیں۔ فوراً دعا مانگیں کہ دنیا بھر میں بیداری کے ذریعہ بشارتی کام کا فوری آغاز ہو کیوں یسوع کی آمد نزدیک ہے۔

9۔ پوری دنیا میں مسیحیوں کو زوردار طریقہ سے اور پاک اور پختہ ارادے کے ساتھ دنیا کے منظّم جنگی محاذوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے دعا مانگنی چاہیے تاکہ طاغوتی طاقتوں کی کمر توڑ دی جائے۔ یاد رکھیں ثابت قدمی سے دعا مانگنے سے فتح مندی اور کامرانی حاصل ہوں گی۔

خدا کام کرتا ہے جب لوگ دعا مانگتے ہیں

God Works When Men Pray

اگر ہم بجا طور پر دعا مانگیں تو ہماری دعا زیادہ تر عالمگیر بیداری کے لئے ہوگی۔ اگر کبھی خدا کے حضور دعا میں چلّانے کی ضرورت پڑتی ہے تو پھر یوں ہوتا ہے،''کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیرے لوگ شادمان ہوں'' موجودہ دور میں بھی ہمیں خدا کے حضور رونے اور چلّانے کی ضرورت ہے۔ (زبور6:85) صیُون کی دیوار پر نوحہ کناں ہونے والا شخص پرانے زبور نویس کے ساتھ خوب چلّا اٹھا۔ "اب وقت آگیا کہ خداوند کام کرے۔ کیونکہ انہوں نے تیری شریعت کو باطل کر دیا ہے۔"(زبور126:119)

آیئے سب سے پہلے ہم غور کریں کہ بیداری کیا ہے؟ بیداری سے زندگی تروتازہ ہوتی ہے۔ چونکہ خدا ہی زندگی دے سکتا ہے اس لئے بیداری ایسا وقت ہوتا ہے جب خدا اپنے لوگوں کو دیکھتا ہے اور اپنے روح کی قوت سے ان کو نئی زندگی دیتا ہے اور ان کے وسیلہ سے خدا گناہ کی دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں کو زندگی دیتا ہے۔ خدا سے نئی زندگی ملنا بیداری کہلاتا ہے۔

عالمگیر بیداری کی ضرورت کیوں ہے؟ اس کی وجہ عالمگیر سطح پر روحانیت کی کمی اور عالمگیر تباہی ہے۔ یہ کسی ایک ملک کیلئے محدود نہیں ہے۔ یہ عالمگیر بشارتی تنظیموں، ملکی سطح پر

مذہبی کاموں میں بھی پائی جاتی ہے۔ ہمیں روح القدس کی قوت سے گہری، وسیع اور عالمگیر بیداری کی ضرورت ہے۔ یہ یا تو عالمگیر بیداری ہوگی یا کلیسیاء کی تحلیل۔ ایسی حالت میں ہم کیا کریں؟ دعا! زبورنویس کی دعا اپنائیں۔ ''ہمیں دوبارہ زندہ کرنا کہ تیرے لوگ شادمان ہوں۔'' (6:85) حزقی ایل کی دعا اختیار کریں، ''کہ اے دم تُو چاروں طرف سے آ اور ان مقتولوں پر پھونک کہ زندہ ہوجائیں۔'' (حزقی ایل 9:37) کیا ہم لگاتار دعا نہ کریں کہ جب تک روح آئے اور خدا اپنے لوگوں کو زندہ نہ کرے؟

دعا بیداری کیلئے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے

مسیحی تاریخ میں دس دن کے دعائیہ اجلاس کے دوران پہلی بیداری کا آغاز ہوا۔ ہم رسولوں کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ ''یہ سب کے سب بھائیوں کے ساتھ ایک دل ہو کر دعا میں مشغول رہے۔'' (اعمال 1 : 14) پینتیکوست کے دن سے آج تک اس کا زمینی آغاز دعا سے ہے۔ اٹھارھویں صدی عیسوی میں یوناتھن ایڈورڈز کے تحت اس کی مشہور دعائیہ بلاوے کے ذریعہ بیداری شروع ہوئی۔ برنارڈ ہندوستان میں اپنے خدمتی کام کے لیے پاک روح کی قوت اور اسکی قدرت کو دعا میں شب و روز مانگا کرتا تھا جس کی نتیجے میں خدا نے اپنے بڑے فضل سے بہت شاندار کام کیا۔

چارلس فنے (Charles Finney) کی محنت کے بدولت 1830ء میں نیو یارک میں روچیسٹر کے مقام پر خدا کی طرف سے بیداری کی قوت کا شاندار اور وسیع مظاہرہ دور دراز علاقوں تک ہوا۔ روحانی بیداری نہ صرف نئے انگلستان ہی تک محدود رہی بلکہ عظیم برطانیہ تک بھی پھیلی۔ مسٹر فنے نے اس کام کی قوت کو دعا کی روح سے منسوب کیا جو غالب آئی۔ 1859ء میں ریاست ہائے متحدہ میں عظیم بیداری دعا سے شروع ہوئی اور دعا ہی کے بل بوتے پر وہ بڑھتی چلی گئی۔

ڈاکٹر تھیوڈار کوئلر (Dr. Theodore Cuyler) ''کئی بیداریاں'' لکھتا ہے۔ ''جن کی شروعات حلیمی اور چند سرگرم دلوں میں روحانی آگ سے شروع ہوتی ہے اور چھوٹے واقعات رونما ہونے والے دنوں کو حقیر نہیں جانتے بلکہ ہر دن کو برابر اہمیت دیتے ہیں۔ میری اپنی لمبی خدمت کے دوران فضل کا ہر کام تقریباً چھوٹے پیمانے پر شروع ہوا'' مثلاً میرے گھر پر ایک چھوٹی سی عبادت سے ہمارے چرچ میں ایک چھوٹا سا گروپ ڈی ایل موڈی سے بائبل سٹڈی لینے کے لئے جمع ہوا۔۔۔ میرے گھر میں جوانوں کی میٹنگ ہوئی''

جاری ہے

===☆☆☆===